بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم　نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم　وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 52

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 48

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

7 شوال 1423 ہجری 2 فتح 1382 ہش 2 دسمبر 2003ء

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 29 نومبر 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ کل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

عید کی خوشیوں میں اپنے غریب احمدی اور غیر احمدی بھائیوں کو شامل کریں

رمضان کی عبادات اور صدقات کو آئندہ زندگی میں بھی جاری رکھیں

خلاصہ خطبہ عید الفطر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ مورخہ ۰۳-۱۱-۲۶ بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

۲۶ نومبر ۲۰۰۳ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن میں (ساڑھے چار بجے ہندوستانی وقت کے مطابق) نماز عید الفطر پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (سورۃ الفجر: ۲۸-۳۱) کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ جا راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں آج عید الفطر منانے کی توفیق مل رہی ہے۔ دنیا میں ہر مذہب اپنے تہوار مناتا ہے یا دوسرے لفظوں میں ہر قوم میں اپنے اپنے طریق پر عید منائی جاتی ہے اور خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے اور قوموں میں خوشی کا اظہار شراب پی کر اور ناچ گا کر کیا جاتا ہے ایسا اسلئے ہے کہ وہ مذاہب بگڑ گئے ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ لوگ اپنے تہواروں کے موقعہ پر غریبوں کی امداد کیلئے رقوم اکٹھی کرتے ہیں لیکن معرفت الٰہی کا خانہ بالکل خالی رہتا ہے۔

رمضان کے روزوں میں جہاں ہمیں عبادات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہیں صدقات کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مبارک مہینہ میں آندھی کی تیزی کی طرح صدقات دیا کرتے تھے پس آج اسی کے بدلے میں خوشی کا دن ہے اور یہ خوشی ہر اس مومن کیلئے ہے جس نے رمضان کی عبادات کے ساتھ ساتھ غریبوں کا خیال بھی رکھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج کے دن کی خوشی کے ساتھ ساتھ عبادات الٰہیہ کو بھول نہیں جانا آج بھی اور آئندہ آنے والے دنوں میں بھی ہمیں بہر حال عبادات اور حقوق العباد کی ادائیگی کا خیال رکھنا ہے۔

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

۲۹ رمضان المبارک کے روز سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا

درس القرآن اور اختتامی دُعا

۲۹ رمضان المبارک بمطابق ۲۵ نومبر ۲۰۰۳ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں ہندوستانی وقت کے مطابق ساڑھے چار بجے درس القرآن ارشاد فرمایا اور اختتامی دُعا کرائی حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاخلاص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت فرما کر ان کے تراجم بیان کئے اور پُر معارف تفسیر بیان فرمائی حضور اقدس ایدہ اللہ نے فرمایا تفاسیر کا اصل راستہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سکھایا ہے بنیادی راستہ وہی ہے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رہنمائی فرمادی ہے چنانچہ میں اسی کی روشنی میں آج تفسیر بیان کروں گا لیکن مزید وضاحت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رضی اللہ عنہ کی تفاسیر بھی بیان کروں گا۔ چنانچہ اسی کی روشنی میں حضور انور نے مذکورہ ہر سہ سورتوں کی تفاسیر بیان کی۔

ایمان افروز تفسیر بیان کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے قرآن مجید حدیث شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض دُعائیں پڑھ کر سنائیں۔ اور درج ذیل دُعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ
(آل عمران: ۹)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

کا ذکر کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی ایک خواب بیان فرمائی جو کہ آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے تین روز بعد دیکھی تھی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو اس دُعا کے پڑھنے کی تاکید فرمائی تھی حضرت نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ عنہا نے جب یہ خواب حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو سنائی تو آپ نے یہ خواب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو بتانے کا حکم دیا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو جب یہ خواب بتائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ میں آج سے ہی اس دُعا کو کرنا شروع کردوں گا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک خلافت کے بعد دوسری خلافت کے آغاز پر اس دُعا کا بہت اہم موقعہ ہے لہٰذا ان دنوں احباب کو بکثرت یہ دُعا پڑھنی چاہئے۔

حضور انور نے آخر پر اسیران راہ مولیٰ پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان کے مظلوم احمدیوں کیلئے دُعا کی تحریک فرمائی اسی طرح عالم اسلام اور دکھی انسانیت کیلئے دُعائیں کرنے اور رمضان المبارک کی عبادات کو دوام نصیب ہونے کیلئے دُعا کی تحریک فرماتے ہوئے آخر پر اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدیوں نے شرکت کی۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

نفرت کی آندھی۔خدا کیلئے اسے روکو!

(۹)

گزشتہ گفتگو میں ہم تقسیم ملک سے قبل کے بعض انتہاپسند ہندولیڈروں کے بیانات درج کر چکے ہیں۔جس میں انہوں نے ہندوستان کو ہندوراشٹر بنانے اور ہندوستان سے لیکرانڈونیشیا تک ہندوراج کے مفصل منصوبے کا ذکر کیا تھا۔اب ہم یہ عرض کریں گے کہ تقسیم ملک کے بعد بھی یہ عناصر اپنے اس مقصد کو کامیاب بنانے میں ہر طرح کی کوششوں میں مصروف ہیں۔اگر چہ بیرون ہند تو کیا یہ لوگ اندرون ہند میں بھی اپنی وسیع کوششوں میں کامیاب نہیں ہوسکے اور اسکی بنیادی وجہ دراصل بھاری تعداد میں وہ انصاف پسند بھائی ہیں جو مذہبی کردار اور منافرت کو دُور سے ہی دھکے دیتے ہیں ایسا ہی بھارت کی عدلیہ جو ایسے مواقع پر ہمیشہ ہی سینہ سپر ہوکر سامنے آئی ہے اور جرأت سے سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہا ہے بہر حال ہم ان انصاف پسندوں کا تفصیلی ذکر انشاء اللہ کسی اور موقع پر کریں گے فی الوقت انتہاپسندوں کے ان عزائم کا ذکر کرتے ہیں جو تقسیم ملک کے بعد ان کی طرف سے منظر عام پر آرہے ہیں۔

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ آزاد ہندوستان ہم کو نہ صرف دوٹکڑوں کی شکل میں ملا بلکہ خاک وخون میں لتھڑا ہوا اور معصوموں کی آہوں سے بھرا ہوا ملا۔ہندو مسلمان ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوگئے اور اس کے ذمہ دار اگر ایک طرف انگریز تھے تو دوسری طرف ہمارے ملک کے انتہاپسند ہندو اور مسلمان بھی تھے۔آزاد بھارت میں مختلف مواقع پر ہندو مسلم فسادات ہوئے پھر 1984 میں انتہاپسندی کے اس ناگ نے سکھوں کو بھی ڈس لیا اور بالآخر پھر دسمبر 1992 کی وہ منحوس گھڑی بھی آئی جبکہ ایودھیا میں بابری مسجد کو شہید کردیا گیا۔بابری مسجد کی شہادت سے ہر دو قوموں میں نااتفاقی ومنافرت کی خلیج مزید گہری اور وسیع ہوگئی۔پھر گجرات کا المناک ہندو مسلم فساد ایسا تھا جس کی نظیر ہندوستان کی گزشتہ تاریخ میں نہیں ملتی انسان کو انسان سے اس قدر بیگانہ کردیا گیا،اس قدر فساد ہؤا،اس قدر خون بہا،اس قدر بہیمانہ حرکتیں ہوئیں کہ وحشی جانور بھی ان حرکتوں کو دیکھ کر شرما جائیں۔اور پھر گجرات فسادات کے بعد ہی ہندو انتہاپسندی میں تشدد کا ایک نیا دور آیا جس کے کچھ نعرے،ہم ذیل میں درج کررہے ہیں۔انتہاپسندوں کی طرف سے پورے ہندوستان میں مسلم مخالف کیمپ لگائے جارہے ہیں۔مسلمانوں سے بائیکاٹ کی ملک گیر مہم چلائی جارہی ہے ہندو نوجوانوں کو چاقو چھری اور بندوقیں چلانے کی مسلسل تربیت دی جارہی ہے۔مسلمانوں کو ملک سے باہر چلے جانے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔چنانچہ ذیل میں یہ حوالے ملاحظہ فرمائیں۔یہ تمام حوالے Communal Combet March April 2002 کی جلد 8 شمارہ 77/78 مطبوعہ ممبئی کے حوالہ اسے درج کررہے ہیں۔

۱۔ایشین ایج 27 مارچ 2002 کے حوالے سے گجرات میں منعقد کئے جانے والے کیمپ کا ذکر ملاحظہ فرمائیں۔

''رتمبرا وشوا پیٹھ کی جانب سے موسم گرما کا آل انڈیا 49 واں بچوں اور عورتوں کیلئے تربیتی کیمپ 3 مئی سے 22 مئی تک ستاپورہ ضلع ڈانگ گجرات میں منعقد ہوگا جس میں لاٹھی چلانے رائفل چلانے اور یوگا وغیرہ کے آسن سکھائے جائیں گے۔اس سے بارہ سال کے بچوں کو اس میں شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے''۔

۲۔انڈیا ابروڈ نیوز سروس 17 جولائی 2002ء کے حوالے سے ایک خبر ملاحظہ فرمائیں۔

''ہندو گروپس کے بائیں بازو نے گزشتہ ہفتے ایک دس روزہ ٹریننگ کیمپ کا اہتمام کیا۔جو وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کے زیر اہتمام چلایا گیا اور جس میں نوجوانوں کو لاٹھی چلانے اور رائفل چلانے کی ٹریننگ دی گئی''۔

کیمپوں کے تعلق سے صرف دو حوالے درج کئے گئے ہیں۔ایسے کیمپ ملک گیر سطح پر ہزاروں دیہاتوں میں لگائے جارہے ہیں۔

۳۔27 دسمبر 1997 کو بجرنگ دل کے نیشنل چیئر مین جے بھائی سنگھ نے کرناٹک کے ساگر ضلع میں ایک ریلی کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔مسلمان وندے ماترم نہیں کہتے ہیں ایسا کر کے مسلمان ہندوؤں کے جذبات کو مجروح کرتے ہیں اگر ایک مسلمان ایک گائے کو ذبح کرے تو اس کے بدلہ میں سو مسلمانوں کے سر کاٹ دیئے جائیں۔ (ایضاً۔صفحہ 141)

۴۔ذیل میں ان ہدایات کو ملاحظہ فرمائیں جو آر ایس ایس کی جانب سے گاؤں گاؤں کے لوکل لیڈروں کو دی جاتی ہیں۔

☆۔خود کو ہر وقت تیار رکھو۔
☆۔مسلمانوں سے لڑائی کے وقت اپنی شناخت کو بدل لو۔
☆۔سامنے سے حملہ مت کرو پیچھے سے کرو۔
☆۔نو مرتبہ سے زیادہ حملہ کرو۔
☆۔پولیس کو یہ موقع ہرگز نہ دو کہ وہ تم کو اسلحہ سمیت پکڑے۔
☆۔مسلمانوں سے مزدوری کا کام لو تو ان کو معاوضہ مت دو۔
☆۔مسلمان سے کچھ خریدو تو اس کو منافع مت دو اصلی رقم دے دو۔
☆۔لڑائی کے وقت ہر طرح کا ہتھیار استعمال کرو۔
☆۔جب تم مسلم گھروں پر۔۔۔۔۔تو مسلم عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کروتا کہ ہندو آبادی بڑھے۔
☆۔مسلمانوں کے نوزائیدہ بچوں کی شکل صورت بگاڑ دو۔
☆۔ہندو! جاگ جاؤ اور مسلمانوں کا تعاقب کرو۔ (ایضاً صفحہ 138-137)

۵۔پھر ہندو نوجوانوں کو اشتعال دلاتے ہوئے۔بجرنگ دل کی تنظیم کہتی ہے۔

☆۔ایک لاکھ سے زیادہ عیسائی مشنری کروڑوں روپیہ ہندوستان میں دھرم پریورتن کیلئے خرچ کررہے ہیں۔
☆۔95 فیصد عیسائیوں اور 90 فیصد مسلمانوں کے آباء واجداد ہندو تھے اور یہ سب دھرم پریورتن سے ہوئے ہیں
☆۔ہندوستان میں 35000 ذبح خانے ہیں جن میں روز پچاس ہزار گائیں ذبح ہوتی ہیں۔
☆۔ہزاروں ہندو لڑکیوں کو مسلمانوں نے اپنے حرم میں لینے کے منصوبے بنائے ہیں۔
☆۔مسلمان اس لئے جہاد کررہے ہیں کہ ہندوستان ایک روز اسلامی سٹیٹ بن جائے۔
☆۔دس ہزار مدرسوں میں ہندوؤں کے خلاف ٹریننگ دی جارہی ہے۔
☆۔ہم نے جس طرح بابری مسجد کو تباہ کیا ہم اس طرح مسلمانوں کا قتل کردیں گے۔
☆۔نریندر مودی ہم تم کو سلوٹ مارتے ہیں سردار ولبھ بھائی پٹیل کے بعد تم ایک لیڈر پیدا ہوئے ہو۔
☆۔مسلمانوں سے سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔(ایضاً 136-135)

کم از کم مذکورہ ہدایات کے متعلق یہ بھی ہدایت ہے کہ ان ہدایت کی دس دس کاپیاں ہر ہندو آگے تقسیم کرے ایضاً صفحہ 138)

محترم قارئین! دیکھا آپ نے! کس طرح انتہاپسند ہندو تنظیمیں مسلسل تقسیم ملک سے قبل اور اس کے بعد مسلمانوں سے نفرت بائیکاٹ اور تشدد کی تعلیم دیتی چلی آرہی ہیں۔چنانچہ آر ایس ایس کے چیف مسٹر کے سی سدرشن کا ایک حوالہ روزنامہ اُردو ٹائمز ممبئی سے ملاحظہ فرمائیں۔وہ کہتے ہیں۔

''ہمارا اصل مقصد رام مندر کی تعمیر ہی نہیں بلکہ ہم ملک کو ایک نیا روپ دینا چاہتے ہیں لہٰذا ملک کے مسلمان نہ صرف مسلم دور حکومت میں ہندوؤں کے ساتھ کئے گئے مظالم کی معافی مانگیں بلکہ اپنے آباء واجداد سے ناطہ توڑ کر رام اور کرشن سے رشتہ جوڑیں اور اپنی ایک ہزار سالہ تاریخی روایتوں کو بھول کر ایودھیا۔متھرا اور کاشی کو مرکز عقیدت بنائیں۔تو اسی میں ان کی خیر ہے''۔

آجکل ایک طرف تو اشتعال انگیز بیانات کی بھرمار ہے تو دوسری طرف بعض ہندو سکالرز نے ۱۱ رستمبر کے بعد سے یہ وطیرہ بنالیا ہے کہ وہ قرآن مجید اور آنحضرت ﷺ پر بے بنیاد الزامات لگاتے چلے جارہے ہیں۔قرآنی آیات کو توڑ مروڑ کر پیش کررہے ہیں اور اس طرح ہر ممکن کوشش کررہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو کسی طرح اپنے مذموم مضامین سے داغدار کرنے کی کوشش کریں۔

آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ ہم مسلم انتہاپسندوں کے کردار کا ذکر کریں گے اور بتائیں گے کہ جہاں جہاں اُن کا بس چل رہا ہے وہ بھی بالکل اسی طرز پر ملک میں انتہاپسندی کی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔

منیر احمد خادم

ہاتھ میں اس کے ہاتھ دو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اب تک تین مختلف جماعتوں (برطانیہ جرمنی اور فرانس) کے جلسہ ہائے سالانہ کو اپنی بابرکت شمولیت سے نوازا ہے۔الحمد للہ یہ تینوں جلسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ایمان افروز ماحول میں منعقد ہوئے اور ساری جماعت کو ایک نیا عزم اور روحانی کیفیت نصیب ہوئی۔ان تین جلسوں کا ایک مجموعی تاثر تین اشعار کی صورت میں پیش ہے۔

ختم ہوئے تمام غم اس کے کرم سے دم بدم
دیں کی تمکنت ہوئی دن بدن قدم قدم

دیس بدیس ہیں منتظر منزلوں پہ منزلیں
ہیں میرِ کارواں پہ وَا،راستوں کے پیچ وخم

ہاتھ میں اس کے ہاتھ دو لمحہ بہ لمحہ ساتھ دو
مانگو خدا سے بھی سدا اس کی بقا بچشمِ نم

(عطاء المجیب راشد امام مسجد فضل لندن)

خطبہ جمعہ

نوع انسان سے ہمدردی بہت بڑی عبادت اور رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے

مَیں ہر احمدی ڈاکٹر، ہر احمدی ٹیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کرسکتا ہے، غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آسکتا ہے، ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آنے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اموال ونفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا۔

حقوق العباد کی ادائیگی کی بابت نویں شرط بیعت کے حوالہ سے پر معارف مضمون

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۲ ستمبر ۲۰۰۳ء بمطابق ۱۲ تبوک ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمن الرحيم - ملک يوم الدين - اياک نعبد و اياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

اسلام کی تعلیم ایک ایسی خوبصورت تعلیم ہے جس نے انسانی زندگی کا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں چھوڑا جس سے یہ احساس ہو کہ اس تعلیم میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے ان احسانوں کا تقاضا ہے کہ اس کے پیارے رسول ﷺ پر اتری ہوئی اس تعلیم کو اپنا کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں، اپنے اوپر لاگو کریں۔ اور ہم پر تو اور بھی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور غلام اور اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور شامل ہونے کا دعویٰ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی عبادت کرنے اور حقوق اللہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے ہمیں مختلف رشتوں اور تعلقوں کے حقوق کی ادائیگی کا بھی حکم فرمایا ہے اور اسی اہمیت کی وجہ سے ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت کی نویں شرط میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا ذکر فرمایا ہے۔ تو یہ جو شرائط بیعت کا سلسلہ ہے اسی سلسلے کی آج نویں شرط کے بارہ میں کچھ کہوں گا۔

نویں شرط یہ ہے کہ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا'۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ (النساء: ۳۷)- اس کا ترجمہ یہ ہے: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف اپنے بھائیوں، عزیزوں، رشتہ داروں، اپنے جاننے والوں، ہمسایوں سے حسن سلوک کرو، ان سے ہمدردی کرو اور اگر ان کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے تو اُن کی مدد کرو، ان کو جس حد تک فائدہ پہنچا سکتے ہو فائدہ پہنچاؤ بلکہ ایسے لوگ، ایسے ہمسائے جن کو تم نہیں بھی جانتے، تمہاری ان سے کوئی رشتہ داری یا تعلق داری بھی نہیں ہے۔ جن کو تم عارضی طور پر ملے ہو ان کو بھی اگر تمہاری ہمدردی اور تمہاری مدد کی ضرورت ہے، اگر ان کو تمہارے سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے تو ان کو ضرور فائدہ پہنچاؤ۔ اس سے اسلام کا ایک حسین معاشرہ قائم ہوگا۔ ہمدردیٔ خلق اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے کا وصف اور خوبی اپنے اندر پیدا کرلوگے اور اس خیال سے کرلوگے کہ یہ نیکی سے بڑھ کر احسان کے زمرے میں آتی ہے اور احسان تو اس نیت سے نہیں کیا جاتا کہ مجھے اس کا کوئی بدلہ ملے گا۔ احسان تو انسان خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر کرتا ہے۔ تو پھر ایسا حسین معاشرہ قائم ہوجائے گا جس میں نہ خاوند بیوی کا جھگڑا ہوگا، نہ ساس بہو کا جھگڑا ہوگا، نہ بھائی بھائی کا جھگڑا ہوگا، نہ ہمسائے سے کوئی جھگڑا ہوگا، ہر فریق دوسرے فریق کے ساتھ احسان کا سلوک کر رہا ہوگا اور اس کے حقوق اسی جذبہ سے ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہوگا۔ اور خالصتاً اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا پیار حاصل کرنے کے لئے، اس پر عمل کر رہا ہوگا۔ آج کل کے معاشرہ میں تو اس کی اور بھی، بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اگر یہ باتیں نہیں کروگے، فرمایا: پھر متکبر کہلاؤ گے اور تکبر کو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں کیا۔ تکبر ایک ایسی بیماری ہے جس سے تمام فسادوں کی ابتدا ہوتی ہے۔ ...شرط میں اس بارہ میں تفصیل سے پہلے ہی ذکر آچکا ہے اس لئے یہاں تکبر کے بارہ میں تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں۔ خلاصۃً یہ ہے کہ ہمدردیٔ خلق کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی نظروں میں پسندیدہ بنو اور دونوں جہانوں کی فلاح حاصل کرو۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا﴾ (سورة الدهر: ۹)۔ اور وہ کھانے کو، اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے، مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔

اس کا ایک تو یہ مطلب ہے کہ باوجود اس کے کہ ان کو اپنی ضروریات ہوتی ہیں وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے ضرورتمندوں کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہیں، آپ بھوکے رہتے ہیں اور ان کو کھلاتے ہیں۔ تھڑدلی کا مظاہرہ نہیں کرتے کہ جو دے رہے ہیں وہ اس کو جس کو دیا جارہا ہے اس کی ضرورت بھی پوری نہ کر سکے، اس کی بھوک بھی نہ مٹا سکے۔ بلکہ جس حد تک ممکن ہو مدد کرتے ہیں اور یہ سب کچھ نیکی کمانے کے لئے کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کرتے ہیں۔ کسی قسم کا احسان جتانے کے لئے نہیں کرتے۔ اور اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ وہ چیز دیتے ہیں جس کی ان کو ضرورت ہے یعنی اس دینے والے کو جس کی ضرورت ہے۔ جس کو وہ خود اپنے لئے پسند کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ ذہن میں رکھتے ہیں کہ اللہ کی خاطر وہی دو جس کو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ یہ نہیں کہ جس طرح بعض لوگ اپنے کسی ضرورتمند بھائی کی مدد کرتے ہیں تو احسان جتا کے کر رہے ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض تو ایسی عجیب فطرت کے ہیں کہ تحفے بھی اگر دیتے ہیں تو اپنی استعمال شدہ چیزوں میں سے دیتے ہیں یا پہنے ہوئے کپڑوں کے دیتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو اپنے بھائیوں، بہنوں کی عزت کا خیال رکھنا چاہئے۔ بہتر ہے کہ اگر توفیق نہیں ہے تو تحفہ نہ دیں یا یہ بتا کر دیں کہ یہ میری استعمال شدہ چیز ہے اگر پسند کرو تو دوں۔ پھر بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہم غریب بچیوں کی شادیوں کے لئے اچھے کپڑے دینا چاہتے ہیں جو ہم نے ایک آدھ دن پہنے ہوئے ہیں۔ اور پھر چھوٹے ہوگئے یا کسی وجہ سے استعمال نہیں کرسکے۔ تو اس کے بارہ میں واضح ہو کہ چاہے ایسی چیزیں ذیلی تنظیموں، لجنہ وغیرہ کے ذریعہ یا خدام الاحمدیہ کے ذریعہ ہی دی جارہی ہوں یا انفرادی طور پر دی جارہی ہوں تو ان ذیلی تنظیموں کو بھی یہی کہا جاتا ہے کہ اگر ایسے لوگ چیزیں دیں تو غریبوں کی عزت کا خیال رکھیں اور اس طرح، اس شکل میں دیں کہ اگر وہ چیز دینے کے قابل ہے تو دی جائے۔ یہ نہیں کہ ایسی اُترن جو بالکل ہی ناقابل استعمال ہو وہ دی جائے۔ داغ لگے ہوں، پسینے کی بو آرہی ہو کپڑوں میں سے۔ تو غریب کی بھی ایک عزت ہے اس کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اور ایسے کپڑے اگر دئے جائیں تو صاف کروا کر، دھلا کر،

ٹھیک کروا کر، پھر دے جائیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا ہماری ذیلی تنظیمیں بھی، لجنہ وغیرہ بھی دیتی ہیں کپڑے تو جن لوگوں کو یہ چیزیں دینی ہوں ان پر یہ واضح کیا جانا چاہئے کہ یہ استعمال شدہ چیزیں ہیں تا کہ جو لے اپنی خوشی سے لے۔ ہر ایک کی عزت نفس ہے، مَیں نے جیسے پہلے بھی عرض کیا ہے اس کا بہت خیال رکھنے کی ضرورت ہے اور بہت خیال رکھنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا﴾ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’...... یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔ اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے (سبحانہ تعالیٰ شانہ)...... پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا﴾ (الدھر: ۹) وہ اسیر اور قیدی جو آتے تھے اکثر کفار ہی ہوتے تھے۔ اب دیکھ لو کہ اسلام کی ہمدردی کی انتہا کیا ہے۔ میری رائے میں کامل اخلاقی تعلیم بجز اسلام کے اور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوئی۔ مجھے صحت ہو جاوے تو میں اخلاقی تعلیم پر ایک مستقل رسالہ لکھوں گا کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ میرا منشا ہے وہ ظاہر ہو جاوے اور وہ میری جماعت کے لئے ایک کامل تعلیم ہو اور ابتغاء مرضات اللہ کی راہیں اس میں دکھائی جائیں۔ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں آئے دن یہ دیکھتا اور سنتا ہوں کہ کسی سے یہ سرزد ہوا اور کسی سے وہ۔ میری طبیعت ان باتوں سے خوش نہیں ہوتی۔ میں جماعت کو ابھی اس بچہ کی طرح پاتا ہوں جو دو قدم اٹھاتا ہے تو چار قدم گرتا ہے۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کو کامل کر دے گا۔ اس لیے تم بھی کوشش، تدبیر، مجاہدہ اور دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے کیونکہ اس کے فضل کے بغیر کچھ بنتا ہی نہیں۔ جب اس کا فضل ہوتا ہے تو وہ ساری راہیں کھول دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۱۸۔۲۱۹ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی سے اور آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے بہت سی بیماریاں جن کا آپ کو اس وقت فکر تھا جماعت میں ختم ہو گئی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت بڑا حصہ ان سے بالکل پاک تھا اور ہے لیکن جوں جوں ہم اُس وقت، اُس زمانے سے دور ہٹتے جا رہے ہیں، معاشرے کی بعض برائیوں کے ساتھ شیطان حملے کرتا رہتا ہے اس لئے جس فکر کا اظہار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے آپ کی تعلیم کے مطابق ہی کوشش، تدبیر اور دعا سے اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے ان برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو ہمیشہ کامل رکھے۔ اس میں اس بارہ میں چند احادیث پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کہے گا۔ اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا جبکہ تو ساری دنیا کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تجھے پتہ نہیں چلا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو تُو نے اس کی عیادت نہیں کی تھی۔ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس پاتے۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو تو نے مجھے کھانا نہیں دیا۔ اس پر ابن آدم کہے گا۔ اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جب کہ تو تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھے یاد نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا تو تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو تم میرے حضور اس کا اجر پاتے۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ ابن آدم کہے گا۔ اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو ہی سارے جہانوں کا رب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا۔ مگر تم نے اسے پانی نہ پلایا۔ اگر تم اس کو پانی پلاتے تو اس کا اجر میرے حضور پاتے۔ (مسلم کتاب البر والصلة باب فضل عيادة المريض)

پھر روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

(مشکوٰة باب الشفقة والرحمة على الخلق)

پھر ایک روایت آتی ہے حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ نمبر ۱: جب وہ اسے ملے تو اسے السلام علیکم کہے۔ نمبر ۲: جب وہ چھینک مارے تو يَرْحَمُكَ الله کہے۔ نمبر ۳۔ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔

اور بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بڑی اچھی عادت ہوتی ہے کہ خود جا کر خیال رکھتے ہوئے ہسپتالوں میں جاتے ہیں اور مریضوں کی عیادت کرتے ہیں خواہ واقف ہوں یا نہ واقف ہوں۔ ان کے لئے پھل لے جاتے ہیں، پھول لے جاتے ہیں۔ تو یہ طریقہ بڑا اچھا ہے خدمت خلق کا۔

نمبر ۴: جب وہ اس کو بلائے تو اس کی بات کا جواب دے۔ نمبر ۵:۔ جب وہ وفات پا جائے تو اس کے جنازہ پر آئے۔ اور نمبر ۶: اور اس کے لئے وہ پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور اس کی غیر حاضری میں بھی وہ اس کی خیر خواہی کرے۔

(سنن دارمی 'کتاب الاستیذان' باب فی حق المسلم علی المسلم)

پھر روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لیے بڑھ چڑھ کر بھاؤ نہ بڑھاؤ، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ موڑو یعنی بے تعلقی کا رویہ اختیار نہ کرو۔ ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے (اور) آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا۔ اس کی تحقیر نہیں کرتا۔ اس کو شرمندہ یا رسوا نہیں کرتا۔ آپؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تقویٰ یہاں ہے۔ یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے، پھر فرمایا: انسان کی بدبختی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت و آبرو دوسرے مسلمان پر حرام اور اس کے لئے واجب الاحترام ہے۔

(مسلم، کتاب البرّ و الصلة باب تحریم ظلم المسلم و خذله)

پھر روایت آتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی بے چینی اور تکلیف کو دور کیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو اس سے دور کرے گا۔ اور جس شخص نے کسی تنگدست کو آرام پہنچایا اور اس کے لئے آسانی مہیا کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے لئے آسانیاں مہیا کرے گا۔ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد پر تیار رہتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کے لئے تیار ہو۔ جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور اس کے درس و تدریس میں لگے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر سکینت اور اطمینان نازل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش:: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ

تم اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

اعلان برائے قائدین مجالس

’’جیسا کہ قبل ازیں امراء و صدر صاحبان جماعت کو بذریعہ سرکلر یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ موجودہ قائدین مجالس کی معیاد ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو پوری ہو چکی ہے۔ اس لحاظ سے آئندہ دو سالوں کیلئے قائدین مجالس کا انتخاب عمل میں لایا جانا ہے۔ قواعد انتخاب دستور اساسی میں درج ہیں اور سرکلر میں بھی درج کئے گئے ہیں۔

جملہ امراء، صدر صاحبان جماعت سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں بروقت انتخاب کروانے میں تعاون فرمائیں۔ جملہ قائدین علاقائی / صوبائی بھی اس کا جائزہ لیتے رہیں تا کہ نئے قائدین بروقت قیادت سنبھال لیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ان کوڈھانپے رکھتی ہے، فرشتے ان کو گھیرے رکھتے ہیں۔اپنے مقربین میں اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ جو شخص عمل میں سست رہے اس کا نسب اور خاندان اس کو تیز نہیں بنا سکتا۔یعنی وہ خاندانی بل بوتے پر جنت میں نہیں جاسکے گا۔(مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع علی تلاوۃالقرآن وعلی الذکر)

تو اس میں شروع میں جو بیان کیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ لوگوں کے حقوق کا خیال اور یہ کہ تم اپنے بھائیوں کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو دور کرو اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی شفقت کا سلوک تم سے کرے گا اور تمہاری بے چینیوں اور تکلیفوں کو دور کرے گا۔آنحضرت ﷺ کا ہم پر یہ احسان ہے۔فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی چادر میں تمہیں ڈھانپ لے تو بے چین، تکلیف زدہ اور تنگدستوں کو جس حد تک تم آرام پہنچا سکتے ہو، آرام پہنچاؤ تو اللہ تعالیٰ تم سے شفقت کا سلوک کرے گا۔اپنے بھائیوں کی پردہ پوشی کرو، ان کی غلطی کو پکڑ کر اس کا اعلان نہ کرتے پھرو۔ پتہ نہیں تم میں کتنی کمزوریاں ہیں اور عیب ہیں جن کا حساب روز آخر دینا ہوگا۔تو اگر اس دنیا میں تم نے اپنے بھائیوں کی عیب پوشی کی ہوگی، ان کی غلطیوں کو دیکھ کر اس کا چرچا کرنے کی بجائے اس کا ہمدرد بن کر اس کو سمجھانے کی کوشش کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ تم سے بھی پردہ پوشی کا سلوک کرے گا۔تو یہ حقوق العباد ہیں جن کو تم ادا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے۔

پھر حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی۔اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کردیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کر دینے سے کوئی بے عزّتی نہیں ہوتی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۲۳۵)

پھر روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔تم اہل زمین پر رحم کرو۔آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الرحمۃ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''اس بات کو بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں- اول یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نہ اس کی ذات میں نہ صفات میں نہ عبادات میں- اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو- آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو- مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی- میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے، وہ نہیں چاہتا کہ تم خود کرو۔جس قدر نرمی تم اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اللہ تعالیٰ اسی قدر تم سے خوش ہوگا- اپنے دشمنوں کو تم خدا تعالیٰ کے حوالے کرو- قیامت نزدیک ہے تمہیں ان تکلیفوں سے جو دشمن تمہیں دیتے ہیں گھبرانا نہیں چاہئے- میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تم کو ان سے بہت دکھ اٹھانا پڑے گا کیونکہ جو لوگ دائرہ تہذیب سے باہر ہو جاتے ہیں ان کی زبان ایسی چلتی ہے جیسے کوئی پل ٹوٹ جاوے تو ایک سیلاب پھوٹ نکلتا ہے- پس دیندار کو چاہئے کہ اپنی زبان کو سنبھال کر رکھے-''(ملفوظات جلد ۹۔ صفحہ ۱۶۵)

پھر فرماتے ہیں:''یاد رکھو حقوق کی دو قسمیں ہیں۔ایک حق اللہ دوسرے حق العباد۔حق اللہ میں بھی امراء کو دقّت پیش آتی ہے اور تکبر اور خود پسندی ان کو محروم کر دیتی ہے مثلاً نماز کے وقت ایک غریب کے پاس کھڑا ہونا بُرا معلوم ہوتا ہے۔اُن کو اپنے پاس بٹھا نہیں سکتے اور اس طرح پر وہ حق اللہ سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ مساجد تو دراصل بیت المساکین ہوتی ہیں۔اور وہ ان میں جانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں اور اسی طرح وہ حق العباد میں خاص خاص خدمتوں میں حصہ نہیں لے سکتے۔غریب آدمی تو ہر ایک قسم کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے۔وہ پاؤں دبا سکتا ہے۔پانی لا سکتا ہے۔کپڑے دھو سکتا ہے یہاں تک کہ اُس کو اگر نجاست پھینکنے کا موقعہ ملے تو اس میں بھی اُسے دریغ نہیں ہوتا، لیکن امراء ایسے کاموں میں ننگ و عار سمجھتے ہیں اور اس طرح پر اس سے بھی محروم رہتے ہیں۔غرض امارت بھی بہت سی نیکیوں کے حاصل کرنے سے روک دیتی ہے۔یہی وجہ ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ مساکین پانچ سو برس اوّل جنت میں جائیں گے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶۸ جدید ایڈیشن)

فرماتے ہیں:''پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے۔جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروت' سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے''۔

فرمایا:''یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں۔میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔خواہ وہ کوئی ہو۔ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں''۔

فرماتے ہیں:''غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ان پر ٹھٹھے کیے جاتے ہیں۔ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔''

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ ۴۳۸۔ جدید ایڈیشن)

آپ فرماتے ہیں:''قرآن شریف نے جس قدر والدین اور اولاد اور دیگر اقارب اور مساکین کے حقوق بیان کئے ہیں۔مَیں نہیں خیال کرتا کہ وہ حقوق کسی اَور کتاب میں لکھے گئے ہوں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾۔(سورۃالنساء: ۳۷) تم خدا کی پرستش کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو مت شریک ٹھیراؤ اور اپنے ماں باپ سے احسان کرو اور اُن سے بھی احسان کرو جو تمہارے قرابتی ہیں (اس فقرہ میں اولاد اور بھائی اور قریب اور دور کے تمام رشتہ دار آ گئے) اور پھر فرمایا کہ یتیموں کے ساتھ بھی احسان کرو اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور جو ایسے ہمسایہ ہوں جو قرابت والے بھی ہوں اور ایسے ہمسایہ ہوں جو محض اجنبی ہوں اور ایسے رفیق بھی جو کسی کام میں شریک ہوں یا کسی سفر میں شریک ہوں یا نماز میں شریک ہوں یا علمِ دین حاصل کرنے میں شریک ہوں اور وہ لوگ جو مسافر ہیں اور وہ تمام جاندار جو تمہارے قبضہ میں ہیں سب کے ساتھ احسان کرو۔خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو تکبر کرنے والا اور شیخی مارنے والا ہو جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔''(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ۲۰۸۔۲۰۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اس بارہ میں فرماتے ہیں: منشاء یہ ہو کہ اس لئے کھانا پہنچاتے ہیں کہ ﴿اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا﴾ (الدھر:۱۱) کہ ہم اپنے رب سے ایک دن سے جو عبوس اور قمطریر ہے ڈرتے ہیں۔عَبُوْس تنگی کو کہتے ہیں اور قَمْطَرِيْر دراز یعنی لمبے کو۔یعنی قیامت کا دن تنگی کا ہوگا اور لمبا ہوگا۔بھوکوں کی مدد کرنے سے خدا تعالیٰ قحط کی تنگی اور درازی سے بھی نجات دے دیتا ہے۔نتیجہ یہ ہوتا ہے﴿ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا﴾(الدھر:۱۲) خدا تعالیٰ اس دن کے شر سے بچالیتا ہے اور یہ بچانا بھی سرور اور تازگی سے ہوتا ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ یاد رکھو آج کل کے ایام میں مسکینوں اور بھوکوں کی مدد کرنے سے قحط سالی کے ایام کی تنگیوں سے بچ جاؤ گے۔خدا تعالیٰ مجھ کو اور تم کو توفیق دے کہ جس طرح ظاہری عزتوں کے لئے کوشش کرتے ہیں ابدالاباد کی عزت اور راحت کی بھی کوشش کریں۔آمین

(حقائق الفرقان جلد ۴ صفحہ ۲۹۰۔۲۹۱)

تو یہ جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے کہ جس حد تک توفیق ہے خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے اور جو وسائل میسر ہیں ان کے اندر رہ کر جتنی خدمت خلق اور خدمت انسانیت ہو سکتی ہے کرتے ہیں، انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی۔تو احباب جماعت کو جس حد تک توفیق ہے بھوک مٹانے کے لئے، غریبوں کے علاج کے لئے، تعلیمی امداد کے لئے، غریبوں کی شادیوں کے لئے، جماعتی نظام کے تحت مد میں شامل ہو کر بھی عہد بیعت کو نبھاتے بھی ہیں اور نبھانا چاہئے بھی۔اللہ کرے ہم کبھی ان قوموں اور حکومتوں کی طرح نہ ہوں جو اپنی زائد پیداوار ضائع تو کر دیتی ہیں لیکن دُکھی انسانیت کے لئے صرف اس لئے خرچ نہیں کرتیں کہ ان سے ان کے سیاسی مقاصد اور مفادات وابستہ نہیں ہوتے یا وہ مکمل

نونیت جیولرز
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

طور پر ان کی ہر بات ماننے اور ان کی Dictation لینے پر تیار نہیں ہوتے۔ اور سزا کے طور پر ان قوموں کو بھوکا اور ننگا رکھا جا رہا ہے اور ننگا رکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو پہلے سے بڑھ کر خدمت انسانیت کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں ایک اور بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جماعتی سطح پر یہ خدمت انسانیت حسب توفیق ہو رہی ہے۔ مخلصین جماعت کو خدمت خلق کی غرض سے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے، وہ بڑی بڑی رقوم بھی دیتے ہیں جن سے خدمت انسانیت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں بھی اور ربوہ اور قادیان میں بھی واقفین ڈاکٹرز اور اساتذہ خدمت بجالا رہے ہیں۔ لیکن مَیں ہر احمدی ڈاکٹر، ہر احمدی ٹیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کر سکتا ہے، غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آسکتا ہے، ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آنے کی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کے اموال ونفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا انشاء اللہ۔ اگر آپ سب اس نیت سے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہوں کہ ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ ایک عہد بیعت باندھا ہے جس کو پورا کرنا ہم پر فرض ہے تو پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کی کس قدر بارش ہوتی ہے، جس کو آپ سنبھال بھی نہیں سکیں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

بنی نوع انسان کی ہمدردی خصوصاً اپنے بھائیوں کی ہمدردی اور حمایت پر نصیحت کرتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار، میں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰ یا ۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیدیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر اسے سخت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۸۲۔۸۳ جدید ایڈیشن)

فرماتے ہیں: "اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ .... بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۔۱۲)

پھر فرمایا: "لوگ تمہیں دکھ دیں گے اور ہر طرح سے تکلیف پہنچائیں گے۔ مگر ہماری جماعت کے لوگ جوش نہ دکھائیں۔ جوش نفس سے دل دکھانے والے الفاظ استعمال نہ کرو اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگ پسند نہیں ہوتے۔ ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے۔"

آپ مزید فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو جماعت میں اگر ایک آدمی گندہ ہوتا ہے تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرف تمہاری طبیعت کا میلان ہو تو پھر اپنے دل کو ٹٹولو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۱ صفحہ ۸۔۹)

فرمایا: "ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز وگداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل وقال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے مُعَرّا اور مُبَرّا پاتا ہے، اس میں آ اُترتا ہے اور اپنا گھر بناتا ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۱۔ فرمودہ ۲۳؍ مارچ ۱۹۰۳ء)

فرمایا: "مَیں پھر کہتا ہوں کہ جو لوگ نافع الناس ہیں اور ایمان، صدق و وفا میں کامل ہیں، وہ یقیناً بچالئے جائیں گے۔ پس تم اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کرو"۔

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ ۱۸۴۔ جدید ایڈیشن)

فرمایا: "تم اُس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے اُن کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو...... کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور مَیں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔" (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹۔ صفحہ ۱۲ تا ۱۳)

فرمایا: "دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں۔ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی، مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حُسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حُسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۱۵ تا ۲۱۶۔ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے اور آپ سے جو عہد بیعت ہم نے باندھا ہے اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر میں مَیں جماعت احمدیہ جرمنی میں کام کرنے والے کارکنان کے بارہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جرمنی میں خطبہ کے دوران میں کسی وجہ سے کہہ نہیں سکا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام کارکنان اور کارکنات نے انتہائی جوش اور جذبے سے مہمانوں کی خدمت کی ہے۔ اور جلسے کے ابتدائی انتظامات میں بھی اور آخر میں بھی جب کہ کام سمیٹنا ہوتا ہے اور کافی مشکل کام ہوتا ہے یہ بھی۔ بڑی محنت سے وقت سے پہلے تمام علاقے کو صاف کر کے متعلقہ انتظامیہ کے سپرد کر دیا اور الحمدللہ کہ جہاں جہاں بھی جلسے ہوئے یہی نظارے دیکھنے میں نظر آرہے ہیں اور سب سے زیادہ خوشکن بات جو مجھے لگی ہیں وہ یہ تھی کہ اس سال لجنہ کی خواتین کی حاضری مردوں سے زیادہ تھی اور کم وبیش دو ہزار عورتیں مردوں کی نسبت تعداد میں زیادہ تھیں تو اس سے یہ تسلی بھی ہوئی کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی آئندہ نسلیں بھی خلافت اور جماعت سے محبت اور وفا کا تعلق لے کر پروان چڑھیں گی۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران، کارکنان اور شاملین جلسہ کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور خلافت سے وفا اور تعلق کا تعلق بڑھاتا رہے اور اپنی جناب سے ان کو اجر دے۔

اسی طرح فرانس کا جلسہ بھی اپنے لحاظ سے الحمدللہ بہت کامیاب تھا۔ یہاں کے کارکنان بھی شکریہ کے مستحق ہیں اور یہاں کے جلسے کی جو سب سے بڑی خوبی تھی وہ یہ ہے کہ یہاں کافی بڑی تعداد ایسی ہے جو غیر پاکستانی احمدیوں کی ہے جن میں افریقہ، الجیریا، مراکو، فلپائن وغیرہ کے لوگ شامل ہیں اور سب نے اسی جوش وجذبہ سے ڈیوٹیاں ادا کی ہیں اور بڑی خوش اسلوبی سے ادا کی ہیں اور اس طرح ادا کرتے رہے جس طرح بڑے پرانے اور ایک عرصہ سے تربیت یافتہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اخلاص میں برکت عطا فرمائے۔ ان لوگوں کی بھی خلافت اور جماعت سے محبت ناقابل بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا رہے اور ثبات قدم عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کے دوران دس سعید روحوں کو جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کو ثابت قدم رکھے۔ احباب جماعت ان دونوں جگہوں یعنی جرمنی اور فرانس کی جماعتوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اور ہم سب کو بھی عہد بیعت نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

ایک یادگار سفر

چند ساعتیں خانہ کعبہ اور روضۂ مبارک پر

(شاہدہ متین سجاد سویڈن)

خواہشات کے سمندر کا کوئی کنارہ نہیں ہوا کرتا۔ تمناؤں کے گھروندوں میں دروازے نہیں ہوتے۔ مٹی کے پتلے تصورات کی بگھی میں بیٹھ کر ارمانوں کی لہروں کے سہارے سفر کرتے ہیں۔ انسان کے خواب بہت حسین بہت اونچے اور لامحدود ہوا کرتے ہیں۔ وہ امیدوں کے تانے بانے بُنتا خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے۔ توہمات منذر ہیولے بھوت پریت کے مکروہ سائے ڈراؤنے خواب جھٹک کر آگے گزر جاتا ہے۔ سہانے سپنوں کا متلاشی۔ کوئی اس خول میں کنڈلی مارے لحد میں اتر گیا۔ کوئی دو چار ہاتھ لبِ بام رہ گیا۔ کسی کا ارمان پورا ہوا۔ کوئی منزل پا گیا۔ اور اچانک ہی کایا پلٹ گئی۔

کچھ ایسی ہی کہانی صفحہ قرطاس پر بکھیرنا چاہتی ہوں اگر استطاعت پا جاؤں۔ وہ پالیا جس کا شاید کبھی تصور بھی نہ تھا۔ ایک ابھرتی سسکتی ہوئی تمنا دعا بن گئی۔ محرومیوں نے میری ہچکیوں سے دوستی کا ہاتھ بڑھالیا میری آہوں سے آنسوؤں نے سمجھوتہ کر لیا۔ مایوسیوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ بے چارگی سرنگوں ہوئی اچانک خوشیوں نے انگڑائی لی۔

ہوا یوں کہ میری چھوٹی اور بڑی بہن نے آپس میں صلاح مشورہ کیا کہ چلو سوئے حرم چلیں۔ اور مجھے اصرار سے کہا کہ آپ بھی چلیں، یہ موقعہ ہے، حالات اور خواہشات کی جنگ شروع ہوگئی میرے گھر میں تین چھوٹے بچے ہیں ظاہر ہے ہم ماؤں کا حوصلہ بچوں کو چھوڑنے کے معاملے میں بلند نہیں ہوتا، ابھی تک دونوں بچے میرے سینے پر چڑھ کر سوتے ہیں ہم مائیں بچوں کو کچھ زیادہ ہی ساتھ چمٹائے رکھتی ہیں کہ اتارنا مشکل ہو جاتا ہے، میں کسی طرح بھی حامی بھرنے کو تیار نہ تھی۔ میرے میاں سجاد صاحب نے میری کم ہمتی دیکھی تو بہت اصرار سے جانے پر مجبور کیا۔ ان کی طرف سے تسلی پا کر میرا عزم جوان ہوا اور اس بابرکت سفر کا ارادہ باندھ لیا۔ خدا تعالیٰ سجاد صاحب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔ دل کا عجب حال تھا توہمات کے کیڑے کاٹنے کو دوڑتے تھے ایک کو مارا دوسرے نے بندوق تان لی ہر وقت ایک ہی وہم تھا شاید پہنچ نہ پاؤں خوف اور امنگوں کے ہراول دستے بھڑتے رہے توکل کے سپاہی صلح کرواتے رہے خدا خدا کر کے وہ وقت آپہنچا دعاؤں کے سائبان تلے سب کو خدا حافظ کہتے ہوئے ہمارا چھ افراد کا قافلہ منزل کی طرف چلا ہم تین بہنیں۔ نسبتی بھائی اور بچے بھی ہمراہ تھے ۱۹/اکتوبر صبح دس بجے ہمارا جہاز اڑنا تھا چھوٹا سا جہاز تھا پرواز نیچی تھی زمین پر بسنے والوں کا پورا نظارہ ہمسفر رہا کھیت کھلیان جنگل سبزہ زار مرغزار باغات سمندر ہوا کے دوش پر تیرتی ہوئی بادبانی کشتیاں جانوروں کے ریوڑ سڑکوں کا جال ان پر رینگتی ہوئی کھلونا نما گاڑیاں مکانوں کی قطاریں شہر پر شہر گزرتے رہے اور ہم لطف اندوز ہوتے رہے یہ ہوائی بس ہزاروں میل کی تاریخ پیچھے چھوڑ گئی اور سوئٹزرلینڈ کے ہوائی اڈہ پر اترنے کیلئے نیچی ہوگئی پہیئے زمین کو چھوئے اور طیارے کے مسافر باہر آنے کی تیاری کرنے لگے۔

سوئٹزرلینڈ کے ہوائی اڈہ پر ہمارا قیام چار گھنٹے تھا یہ طویل عرصہ نہایت بے آرام کرسیوں پر لٹکتے، گرتے پڑتے، ایک دوسرے کو بے مقصد گھورتے ایئرپورٹ کا جائزہ لیتے اور اونگھتے گزرا مطالعہ اور دُعائیں ہمارے سفر کا اصل جزو تھا عمرہ اور حج کے سبھی مسائل پڑھ ڈالے فقہ، جنتری، کتاب الدعا، کتاب الحج، حاجی گائیڈ الغرض جو ملا کھنگال ڈالا۔

اب ہمیں جدہ کا جہاز لینا تھا مقررہ وقت سے بہت پہلے ہم لاؤنج میں جا پہنچے اس جہاز کی منزل جدہ تھی ہر طرف عمرہ کرنے والے مسافر تھے عورتیں، مرد، بچے، نوجوان، بوڑھے احرام میں ملبوس نظر آئے آج بہت سے لوگ گروہ کی صورت میں عازم سفر تھے اپنے اپنے عقائد کے مطابق اپنی پسندیدہ دُعاؤں میں مصروف تھے شام چار بج کر پینتیس منٹ پر جہاز کو اڑنا تھا وقت قریب تر ہوتا جا رہا تھا ہم بار بار گھڑی کو دیکھ رہے تھے اور لمحات گن رہے تھے اچانک سکرین پر لکھا ہوا آیا کہ جہاز پانچ بج کر پینتیس منٹ پر اُڑے گا تھکا دینے والی ساعتوں میں اضافہ ہوگیا ایک گھنٹہ اور گزرا خدا خدا کر کے جہاز میں داخل ہوئے تو لمبے وقفے کے بعد کپتان نے اعلان کیا کہ فرانس سے آنے والی پرواز تاخیر سے پہنچ رہی ہے اس پرواز میں ہمارے بارہ مسافر ہیں جو ہمیں اپنے ساتھ جدہ لے جانا ہوں گے اس لئے مزید دیری کیلئے معذرت ہے اب مزید کتنا قیام ہے؟ کون جانے؟

ڈبی نما تنگ نشستوں پر ہم براجمان تھے ایک بے چاری خاتون ٹائیلٹ جانے کیلئے اٹھی اس کو معلوم نہ تھا کہ کھڑے جہاز میں رفع حاجت سے روک دیا جاتا ہے یکے بعد دیگرے عملہ کی دو کارکنات نے اس خاتون کو روکا بے چاری پاکستانی نے سنی ان سنی کر دی اور ٹائیلٹ میں گھس گئی جہاز کی دونوں کارکنات ایک دوسرے کو دیکھ کر طنزیہ مسکرائیں جہاز کے عملہ کی عقل پر میں حیران تھی، ابھی غیر معینہ مدت کا قیام باقی تھا پھر مسافروں کو کیوں جہاز میں لا بٹھایا اوپر سے اپنے قوانین کی پابندیاں تقریباً مزید ایک گھنٹے کی تاخیر کے بعد وہ بارہ فرانسیسی نژاد جہاز میں داخل ہوئے جن میں زیادہ تر سیاہ فام تھے فرانس کی کالونی کی یادگاریں جو اس کے ملک میں بس گئی تھیں کپتان کی آواز ایک دفعہ پھر سنائی دی وہ مسافروں کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ پھر جہاز آسمان کی بلندیوں کی طرف اُڑنے لگا اور ہم نے اطمینان کا سانس لیا ہر نشست کے سامنے کمپیوٹر لگا ہوا تھا بچے مختلف کھیلوں، خبروں اور انٹرنیٹ سے خوب محظوظ ہوتے رہے ہمیں رب کریم نے دُعا کی خوب توفیق دی تھکن اور بھوک سے طبیعت نڈھال تھی میں نے دو دفعہ بٹن دبایا ایئر ہوسٹس کو نہ آنا تھا نہ آئی دو گھنٹے کے بعد کھانے کی ٹرالیاں آتی دکھائی دیں تو جان میں جان آئی مگر یہ کیا؟ چھوٹے چھوٹے نمکین بسکٹ کی ایک تھیلی اور ایک گلاس سیب کا شربت پیش کیا گیا میں نہ رہ سکی اور کھانے کی درخواست کی ایئر ہوسٹس نے جواب دیا ۲۰ منٹ کے بعد رات کا کھانا پیش کیا جائے گا میری انتڑیوں پر کیا گزری؟ نہ ہی پوچھیں تو بہتر ہے، بہر حال کھانا آیا، یا ڈنر ٹرخایا، جو بھی تھا ہم نے کھایا، لطف اٹھایا، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جسم میں جان پیدا ہوئی، آنکھیں کھلیں، اب یہ طویل سفر ختم ہونے کو تھا ہم سعودی عرب میں داخل ہو چکے تھے اترنے سے کچھ پہلے چھوٹے چھوٹے تولیے نمارومال گرم پانی میں بھیگے ہوئے پیش کیے گئے ان سے بھاپ اٹھ رہی تھی میرے لئے یہ ایک نئی چیز تھی میں نے پوچھا یہ کیا ہے ایئر ہوسٹس مسکرائی اور کہنے لگی گرم تولیے سے منہ ہاتھ صاف کر کے تازہ دم ہو جائیں اس کی اس بات پر سر ظفر اللہ خان صاحب کی دعوت کا ایک واقعہ یاد آیا جو آپ نے تحدیث نعمت میں تحریر کیا ہے کہ ایک موقعہ پر کھانے کے بعد سب مردوں کو گیلے گرم تولئے پیش کئے گئے مگر عورتوں کو کچھ نہ دیا گیا ڈر تھا کہ عورتوں کا غازہ اتر جائے گا لیکن یہاں عورتوں اور مردوں میں کوئی فرق نہ رکھا گیا، ان کو معلوم ہے کہ عمرہ پر جانے والی خواتین بناؤ سنگار سے پاک ہیں، جہاز بلندی سے نیچے اترا تو ہم نے جدہ شہر کو روشنیوں میں نہاتے دیکھا بجلی کے قمقمے ان گنت ستاروں کی طرح روشنیوں کا آنچل اوڑھے کھڑے تھے ہاں یہ وہی سرزمین ہے جہاں مفلس صحرائی بدوں کے گھروں میں چراغ بمشکل جلتا تھا۔ چاند تاروں سے وقت کا تعین کیا جاتا تھا اب اللہ کے گھر کی برکت ہے خدائے قدوس کی رحمت ہے آج اس ملک میں دولت کی فراوانی ہے لوگ جوق در جوق ہر روز یہاں آتے ہیں اور اللہ کی رحمتوں سے جھولیاں بھرتے ہیں۔

اُترنے سے کچھ دیر پہلے ہمیں کاغذ دیئے گئے جو ہم نے بھر کر ساتھ لے جانا تھا۔ ان کاغذوں کے بغیر کوئی آپ کو جدہ ایئرپورٹ سے باہر نہیں آنے دیگا۔ جہاز سے باہر نکلتے ہی ایک سعودی کارکن نے ہم عورتوں اور مردوں کو الگ کر دیا میں گھبرا کر بولی ہمارے بچے کہاں گئے وہ کہنے لگا ھذا سیارہ یہ بس ہے جس کو ہم ایئرپورٹ جانے والی سرنگ سمجھتے تھے شدت جذبات سے آنکھیں ڈبڈبا آئیں اپنی خوش نصیبی پر ارحم الراحمین خدا کا جتنا شکر کرتے کم تھا جتنا اتراتے کم تھا۔ ہماری بس چل پڑی۔ چاروں طرف گھور گھور کر دیکھا کوئی کھڑکی یا شیشہ نظر نہ آیا تاکہ ہم باہر کا نظارہ کرتے شاید یہ قیدیوں کو لے جانے والی بس تھی جس میں ہمیں بھی بٹھا دیا گیا تھا۔ بس رکی۔ اس کو دروازے کے ساتھ اس طرح جوڑا گیا تھا کہ ہم سیدھے ہال میں داخل ہوئے۔ رات گیارہ کا عمل تھا سویڈش وقت سے صرف ایک گھنٹہ آگے۔

پاسپورٹ کی چیکنگ شروع ہوئی قطار میں مجھ سے آگے میری بہن اور اس کے بچے کھڑے تھے یاسر میاں نے اپنی امی کے پاسپورٹ میں اپنا کارڈ رکھ دیا اور اپنے پاسپورٹ میں غلطی سے امی کا کارڈ رکھ دیا۔ پاسپورٹ کی پڑتال کرنے والا نوجوان افسر نہایت گرم خون کا مالک تھا اس نے اس غلطی پر ایسی برہمی کا اظہار کیا کہ ہم حیران ہو گئے وہ اٹھا اٹھا کر پاسپورٹ پٹخے۔ ہم مجرموں کی طرح کھڑے تھے۔ یورپ میں رہ کر انسان نرم طبائع کا عادی ہو جاتا ہے انسان سخت گیری اور بدسلوکی کا عادی نہیں رہتا کسی غلطی پر ڈانٹ پھٹکار نہیں پڑتی۔ یہ عجیب وغریب تجربہ تھا۔ الغرض پاسپورٹ کی طویل تحریری کارروائی سے فراغت پا کر ہم نے اپنا سامان لیا تو سامان کی پڑتال کی باری تھی۔ پڑتال کرنے والے افسر نے ہمیں ایک اور سعودی افسر کے پاس بھیج دیا۔ اس بیگ پر باجی نے نئے زمانے کا چھوٹا سا تالہ لگا رکھا

> ہم مکہ میں آپہنچے تھے یہ وہی وادی ہے جسے قرآن کریم نے بکّہ مبارکہ کا لقب دیا۔ جس کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے۔ یہیں ۴ ہزار سال پہلے حضرت ابوالانبیاء حکم خداوندی سے ننھے اسماعیل کو اور بی بی حاجرہ کو اکیلا بیابان میں چھوڑ گئے تھے۔ مکہ انبیاء کی وادی ہے۔ ہر طرف نور ہی نور تھا۔

تھا۔ باجی کے پاس جتنی بھی چابیاں تھیں سب آزما ڈالیں۔ چابی ہوتی تو ملتی۔ یہی چابی گھر پڑی سو رہی تھی۔ تالے میاں ہمارا منہ چڑا رہے تھے ایسی ڈھونڈیا پڑی کہ باقی چابیں بھی تنگ آ گئیں ہماری بوکھلاہٹ کو دیکھ کر اس مہربان اللہ کے بندے نے ہمیں جانے کی اجازت دے دی۔ میں نے باآواز بلند کہا یا اخی المکرم شکرا جزیلا۔ افسر کا سر جھک گیا۔ اور بیگ اپنے آپ سرک کر ٹرالی میں جا گرا۔ پیچھے دیکھے بغیر ہم آگے کو دوڑ لئے کہیں پھر نہ دھر لئے جائیں۔ باہر دروازے پر مطلوبہ ہوٹل کا نمائندہ ہمارا منتظر تھا۔ تپاک سے ملا۔ ہمارے پاسپورٹ کی نقول لے کر پاسپورٹ تو واپس کر دیئے مگر ہماری واپسی کی ٹکٹیں اپنے پاس رکھ لیں۔ سعودی حکومت نے یہ نیا نظام جاری کیا ہے۔ ہوٹل کی بکنگ کے بغیر آپ کی ٹکٹ بک نہیں ہو سکتی۔ وہاں قیام کا سب انتظام ایجنٹ ہی کرتا ہے۔ ہم نے اپنے سفر کیلئے جس پیکٹ کا انتخاب کیا تھا اس میں جدہ تک ہوائی ٹکٹ، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قیام، نیز جدہ کے ایئرپورٹ سے مکہ مکرمہ کے ہوٹل تک ٹیکسی کی سہولت بھی شامل تھی۔ قیمت صرف ۵۶۰ پاؤنڈ فی کس تھی۔

ایک ہندوستانی مزدور نے ہماری سامان کی ٹرالی پکڑ لی۔ جتنی دیر کاغذی کارروائی ہوتی رہی ہم اس سے سوال کرتے رہے۔ دبلے پتلے جسم والا یہ لڑکا عرصہ ۵ سال سے یہاں کام کر رہا تھا۔ ۵۰ ہزار روپے اس نے ایجنٹ کو دینے تھے جو اس کو سعودی عرب تک لایا تھا۔ وہ اپنے قرض اتار چکا تھا۔ ایک سوال کے جواب میں اس نے کہا کہ ہر سال اقامہ یعنی ویزہ لگوانے کیلئے اسے ایک خطیر رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔ مختصر یہ کہ اچھا گزارا ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر حج کے دنوں میں۔ سعودی کارکن نے ہمیں خدا حافظ کہا اور ہمیں ٹیکسی ڈرائیور کے حوالے کر دیا۔ ہم ایئرپورٹ کی عمارت سے باہر آ گئے۔ پہلی دفعہ سعودی عرب کے آسمان کو دیکھا۔ رحیم و کریم کا شکر ادا کیا۔ گرمی، حبس، اندھیرا تو تھا ہی، مگر موسم کی کس کو پرواہ تھی۔ ہمارے دل جذبہ و جوش سے اچھل رہے تھے۔ ہندوستانی مزدور نے ۵۰ میٹر دور تک ٹرالی گھسیٹی۔ بھائی جان نے ۳۰ ریال ادا کئے۔ جو اس نے نہایت بددلی سے قبول کئے۔ یہ مزدور لوگ یورپ سے آنے والوں سے پاؤنڈ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ واپسی پر معلوم ہوا کہ یہاں مزدور کی قیمت ۱۰ ریال مقرر ہے۔ ہم ۹ نشستوں والی بڑی ویگن میں بیٹھے۔ ڈرائیور پاکستان کا باشندہ تھا۔ جس کا لہجہ حیدرآبادی تھا۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی ہم نے ایئر کنڈیشن چلانے کی درخواست کی۔ گاڑی کے مالک نے شاید ہمیں بہلانے کیلئے بٹن دبایا۔ بٹن خوب دبا۔ ہم ان گنت ساعتیں منتظر رہے۔ دل کو سمجھایا، اور کھڑکھڑ کرتی کھڑکیاں چپکے سے کھول لیں، جس پر ڈرائیور نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ ہماری ویگن خالی سڑک پر بھاگ رہی تھی۔ راستہ میں شاید ہی کوئی گاڑی نظر آئی ہو۔ سڑک کے کنارے بتیاں نہ تھیں۔ رات کی تاریکی میں ہم کچھ زیادہ مشاہدہ نہ کر پائے۔ کہیں کہیں سوئی ہوئی بستیاں نظر آئیں۔ بند دوکانوں کی مدھم روشنیوں میں ہم اردو اور عربی زبان میں لکھے ہوئے بورڈ پڑھتے رہے۔ پہاڑ، صحرا، ریگستان، اور سنگلاخ زمین دکھائی دی۔ ہم سب خاموش دُعاؤں میں مصروف تھے۔ تلبیہ، قرآنی دُعائیں، پیارے نبی کی دُعائیں، اور اپنی زبان میں جتنی توفیق تھی مانگتے رہے۔ دُعا کی توفیق بھی خدا ہی دیتا ہے۔ مجھ پر رحمٰن خدا کا خاص ہی فضل رہا۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ہمیں احرام باندھنا تھے۔ راستہ میں ایک حمام اور ملحقہ چھوٹی سی مسجد پڑتی تھی۔ وہاں رکنا چاہا تو ڈرائیور صاحب مشتعل ہو گئے۔ صاحب رکنا نہ چاہتے تھے۔ ہمیں جلد از جلد ہوٹل میں چھوڑ کر اپنی جان بچانا چاہتے تھے۔ اس کا عندیہ یہ تھا کہ اس مسجد میں نہانے کا انتظام اچھا نہیں کیونکہ یہ بددوں نے بنائی ہوئی ہے۔ آپ اس وقت سیدھے مکہ مکرمہ کے ہوٹل میں جائیں۔ اپنے آنے کی اطلاع دیں۔ پھر دوبارہ ٹیکسی لیں اور مکہ سے باہر تنعیم یعنی مسجد عائشہ جایئے۔ وہاں صاف ستھرا انتظام ہے۔ اس وقت تقریباً رات کا ایک بج رہا تھا۔ ہمارے دلوں میں جوش کے چشمے ابل رہے تھے۔ ہم جلد از جلد کعبہ کا دیدار کرنا چاہتے تھے۔ کون اتنا صبر کرے۔ بہت مشکل سے اسے چند منٹ رکنے کیلئے قائل کیا۔ اسی جگہ پر ایک پاکستانی دوکان تھی۔ جو رات کے وقت کھلی تھی۔ وہاں سے ہم نے احرام لئے۔ حمام کے باہر پھٹی کی چٹائیاں پڑی ہوئی تھیں۔ جہاں ہم نے دو نفل ادا کئے۔ اور اپنے پیارے رب کا شکر ادا کیا۔ اس دوران ڈرائیور قریبی چائے خانہ میں قہوہ پیتا رہا۔ گاڑی ایک دفعہ پھر فراٹے بھرنے لگی۔ اب ہماری منزل قریب آتی جا رہی تھی۔ دل کا جو حال تھا وہ بیان نہ کر پاؤں گی۔ شدتِ جذبات سے آواز نہ نکلتی تھی۔ ہر کوئی تلبیہ کا ورد کرنے اور دُعاؤں میں مشغول تھا۔ باہر ہُو کا عالم تھا۔ صاف شفاف سڑک پر آویزاں مکہ مکرمہ کا نام پڑھا۔ تو آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ دل میں طوفان اُٹھ رہے تھے ہم مکّہ میں آ پہنچے تھے یہ وہی وادی ہے جسے قرآن کریم نے بکّہ مبارکہ کا لقب دیا۔ جس کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے۔ یہیں ۴ ہزار سال پہلے حضرت ابوالانبیاء حکم خداوندی سے ننھے اسمٰعیل کو اور بی بی حاجرہ کو اکیلا بیابان میں چھوڑ گئے تھے۔ مکہ انبیاء کی وادی ہے۔ ہر طرف نور ہی نور تھا۔

چاروں طرف خوبصورت بلند و بالا عمارتیں تھیں۔ سب گلیاں اور سڑکیں پکی تھیں کہیں مٹی کا نام و نشان نہ تھا۔ ہمارا ہوٹل پہاڑی پر واقع تھا۔ ڈرائیور نے ڈھلوان پر گاڑی کھڑی کی۔ ہوٹل کے ملازم کو بتائے بغیر سامان زمین پر پھینکنا شروع کر دیا۔ ملازم صبر، صبر کی صدا دیتا ہوا بھاگا آیا۔ اور ٹرالی میں سامان بھر کر ہمیں دفتر شعبہ آمد میں لے گیا۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد ہمیں اس ۲۰ منزلہ ہوٹل کی گیارہویں منزل میں کمرے دیئے گئے۔ کشادہ کمرے، بہترین صاف ستھرے بستر، فریج، ٹی وی، گرم ٹھنڈا پانی، الماری غرض اللہ تعالیٰ کی ساری نعمتیں تھیں۔ ہم نے تیزی سے اپنے کمروں کو قفل لگایا اور سُوئے کعبہ چلے۔ ریسیپشن پر کسی کو بھی انگریزی نہیں آتی تھی۔ ان کے پاس کسی قسم کا کوئی معلوماتی کتابچہ، نقشہ یا راستہ سمجھانے والی راہ نما کتاب موجود نہ تھی۔ مجھے اور چھوٹی بہن کو تھوڑی بہت عربی آتی تھی جو اس سفر میں ہمارے کام آئی۔ میں نے پوچھا این الکعبہ؟ این المسجد الحرام؟ اس نے صرف ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔ ہم نیچے اترے تو دیکھا کہ رات کے اندھیرے میں ہوٹل کی ویگن ہمیں مسجد الحرام لے جانے کیلئے تیار کھڑی تھی۔ جس کے بارے میں ہم بالکل لاعلم تھے۔ یہ مفت سروس ہم پر خدا تعالیٰ کا عظیم احسان تھا۔ اگرچہ ہمارے ہوٹل صرف ۱۰ منٹ کے فاصلہ پر تھا مگر چڑھائی زیادہ تھی۔ مکہ کی ساری وادی پہاڑی علاقہ ہے۔ جو کبھی نوکیلے سنگلاخ ٹیلوں پر مشتمل تھی۔ جسے کاٹ کاٹ کر ہموار کیا گیا ہے۔ ویگن ڈھلوان پر سیدھی نیچے کو ۵۰ میٹر تک پھسلتی چلی گئی پھر بائیں طرف مُڑی اور تقریباً ۱۰۰ میٹر کے فاصلہ پر مسجد الحرام اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ کھڑی تھی۔ سرخ اور سفید سنگِ مرمر سے بنائی گئی یہ مسجد کسی عجوبہ سے کم نہیں۔ اس کے صحن کے کناروں پر بلند ستون بنا کر نہایت بڑی طاقت والے قمقموں سے روشنی مسجد پر ڈالی گئی ہے۔ رات ۲ بجے کا وقت تھا فضا بالکل خاموش تھی۔ یوں محسوس ہوا جیسے کوئی دلہن نور کا آنچل لئے کھڑی ہو۔ باہر کا صحن بھی سفید سنگِ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ سفید چاندنی کی طرح چمکتا ہوا۔ ایسا سحر طاری ہوا کہ دل بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے لگا۔

اسی صحن کے کنارے پر بس سٹاپ بنایا گیا ہے۔ قریب ہی ایک دفتر تھا جہاں سے پہیے والی کرسی ملتی ہے۔ کرسی مفت ملتی ہے مگر اپنا پاسپورٹ بطور ضمانت رکھوانا پڑتا ہے۔ مسجد الحرام کے کئی دروازے ہیں۔ ہم نے اپنی سہولت کیلئے آنے جانے کا رستہ باب العزیز کو چنا۔ دروازے پر پہرہ داروں نے تلاشی لی۔ اور اندر جانے دیا۔

چند قدم چلنے کے بعد خانہ کعبہ کا تھوڑا سا حصہ نظر آیا۔ میرے دل کی اس وقت کیا حالت ہوئی مت پوچھئے۔ میں جانتی تھی کہ خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ساری عمر اللہ کے گھر کو دیکھنے کی تمنا کی اور اس لمحے کے خواب دیکھے۔ تصورات میں ڈھیروں دُعائیں کر ڈالیں۔ آج جبکہ یہ مقدس مقام سامنے ہے۔ میری زبان کیوں گنگ ہو گئی؟

سچ تو یہ ہے کہ اس وقت جبکہ میں لکھ رہی ہوں مجھ پہ کپکپی طاری ہے۔ اس لمحے چاہتے ہوئے بھی الفاظ نے زبان کا ساتھ نہ دیا۔ اس خانہ خدا کی اتنی عظمت ہے۔ اتنی شان و شوکت ہے۔ ایسا رعب ہے۔ جس نے مجھے بے بس کر دیا۔ میں نے خوشی و غم کے احساسات کی چادر اوڑھ لی۔ آہستہ آہستہ بھاری قدموں کے ساتھ تھوڑا سا آگے بڑھی۔ اب پورا خانہ کعبہ میرے سامنے تھا۔ نہایت بلند مستطیل عمارت، کالے ریشمی غلاف میں لپٹا ہوا خدا کا گھر جس پر سونے کی تاروں سے مختلف دُعائیں اور قرآنی حروف کندہ ہیں۔ یہ میرے رب کریم کا گھر ہے۔ اس کے اردگرد تمام صحن سفید سنگِ مرمر سے بنایا گیا ہے۔ اپنی کم علمی پر بہت شرمندہ ہوں۔ کاش میرے پاس الفاظ ہوتے میں اس عتیق گھر کا نقشہ کھینچ سکتی۔ اپنی کم مائیگی پر حزیں ہوں مجھے توفیق نہیں کہ اس کے حسن کو کاغذ پہ بکھیر سکوں۔ اس وقت میرا دل خدا کے حضور رو پڑا۔ اے اللہ مجھ میں اتنی کمزوریاں ہیں کہ کراہت آتی ہے۔ مجھ گناہگار پر تو نے اتنا بڑا افضل کیا۔ اے اللہ آج تو میزبان ہے ہم تیرے مہمان ہیں۔ خوشی سے میرا رُواں رُواں کانپ رہا تھا۔ میں نے کونسی نیکی کی ہے کہ تو مجھے اپنے گھر لے آیا۔ سوچا تو ایک ہی بات سمجھ میں آئی کہ ہمارے پیچھے والدین اور دوسرے بزرگوں کی دُعائیں ہیں۔

حضرت ابراہیم کے معبد کو دیکھ کر میں سوچ رہی تھی یہ وہی خانہ کعبہ ہے۔ جس کو اللہ نے انسانوں کیلئے سب سے پہلا گھر قرار دیا۔ پھر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے اس کی بنیادیں اُٹھائیں۔ اسی میں محبوب خدا نے امت مسلمہ کیلئے سجدے کئے۔ اور یہ عبادت کا گھر ہمیشہ کیلئے دنیائے عالم کیلئے مرکز توحید بنا دیا گیا۔ کعبہ کے اردگرد مطاف پر یمن سے لایا گیا خاص قسم کا سفید سنگِ مرمر فرش کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔ جس پر سورج کی حدت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ہم جھلستی ہوئی دوپہر میں بھی ٹھنڈے فرش پر طواف کرتے رہے۔ چمکتے ہوئے سفید فرش پر کالا لبادہ اوڑھے خانہ کعبہ ایسا سحر انگیز منظر پیش کر رہا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ جس کے گرد متوالے جھوم جھوم کر دُعائیں پڑھتے ہوئے چکر لگا رہے ہیں۔

چند قدم چلنے کے بعد خانہ کعبہ کا تھوڑا سا حصہ نظر آیا۔ میرے دل کی اس وقت کیا حالت ہوئی مت پوچھئے۔ میں جانتی تھی کہ خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ساری عمر اللہ کے گھر کو دیکھنے کی تمنا کی اور اس لمحے کے خواب دیکھے۔ تصورات میں ڈھیروں دُعائیں کر ڈالیں۔ آج جبکہ یہ مقدس مقام سامنے ہے۔ میری زبان کیوں گنگ ہو گئی؟

عربی، عجمی، افریقی، یمنی، جاپانی، چینی، ہندوستانی، روسی، انڈونیشی، پاکستانی، ایرانی، سویڈش، انگریز، نارویجن، مصری، الغرض دنیا کے کناروں سے آئے ہوئے مسلمان باشندے موجود ہیں۔ کوئی اکیلا ہے تو کوئی گروہ کی صورت میں معلم کے ساتھ بلند آواز میں دُعائیں پڑھتا ہوا گزر رہا ہے۔ خاتون معلمہ بھی دوسری خواتین کے ساتھ عبادت میں مصروف ہے۔ ہر عمر اور ہر طبقے کے لوگ ہیں۔ عورتیں، بچے، عمر رسیدہ، اپاہج، لُولے، زمین پر گھسٹتے ہوئے، اندھے ٹٹول ٹٹول کر چلتے ہوئے۔ کوئی احرام باندھے ہوئے ہے تو کوئی قومی لباس میں ہے۔ مقصد ایک ہی ہے۔ طلبِ رحمت و بخشش۔ زیادہ تر لوگوں نے سفید احرام باندھ رکھے تھے۔ کسی کو کسی سے کوئی غرض نہ تھی۔ عجب طلسماتی ماحول تھا۔

میں انہی خیالات میں گُم تھی۔ میری بہن نے مجھے کہا آداب طواف شروع کریں۔ حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے طواف شروع کیا جاتا ہے جو کعبہ کے ایک کونے پر لگایا گیا ہے۔ یہ غار نما گہرائی میں نصب ہے۔ اسکو بوسہ دینے کیلئے سر اندر تک لے جانا پڑتا ہے۔ اس کے سامنے زمین پر سرخ سنگِ مرمر کی پٹی بنائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ نشان دہی کیلئے حجر اسود کے بالمقابل مسجد کی دیوار پر سبز رنگ کی ٹیوب لائٹ لگائی گئی ہے۔ ہم نے طواف شروع کیا۔ دوسرے ہی چکر میں ہم نے سوچا کہ حجر اسود کا بوسہ لیا جائے۔ میں نے اور چھوٹی بہن نے سرکنا شروع کیا۔ بھیڑ میں جگہ بناتے بناتے ایک وقت ایسا آیا کہ میں نے حجر اسود پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے تین دفعہ چوما تھا رگڑا۔ اتنے میں ایک بوڑھا زور سے چلایا۔ استغفر اللہ۔ میں نے دل کو سمجھایا خودغرضی اچھی نہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے دوسروں کیلئے جگہ بنادی۔ بھیڑ میں گھسنا آسان تھا مگر باہر نکلتے ہوئے اپنا ملیدہ بن گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے کرم سے اس نے اور دونوں بچوں نے بھی بوسہ لے لیا۔ اس وقت رات کے تقریباً ۳ بجے تھے۔ لوگ کم تھے۔ ہماری باری آگئی۔ ہم اپنے آپ کو دنیا کا خوش قسمت ترین انسان سمجھ رہے تھے۔ یہ لمحات ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتے۔ اپنی خوش قسمتی پر فرحاں و نازاں تھے۔ الحمدللہ۔ خانہ کعبہ کے جنوب مغربی کونے کا رخ یمن کی طرف ہے اس جگہ غلاف کو کاٹ کر تھوڑا حصہ ننگا رکھا گیا ہے۔ اسکونے کا نام رُکن یمانی ہے۔ ہم کچھ زیادہ ہی لالچی تھے۔ بھیڑ کم دیکھ کر بار بار ہاتھ لگانے اور چومنے کا موقعہ ملا بلکہ اس در کے ہر طرف سے برکتیں ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ کعبہ کی برکتیں جتنی سمیٹ سکتے ہوں سمیٹئے۔ خانہ کعبہ کے دروازے کی دہلیز کے ساتھ لوگ چیونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے تھے یوں جیسے سریش لگا کر چپکا دیئے گئے ہوں۔ مرادیں مانگ رہے تھے۔ تواب الرحیم سے خطاؤں کی معافی کی تمنا ہے۔ دروازے کی اونچائی تقریباً ۵ فٹ ہوگی۔ دروازہ سونے کا ہے۔ اور اس کے آگے غلاف پر سورۃ الفاتحہ اور دیگر قرآنی آیات کندہ ہیں۔ میں نے بھی آگے بڑھ کر دہلیز کو پکڑ لیا۔ وہیں کہیں ایک پاکستانی صاحب کھڑے تھے اپنی اصلیت نہ چھپا سکے۔ یوں گویا ہوئے، جی آپ کو یہ پکڑنے کی اجازت نہیں۔ خانہ کعبہ کے غلاف کو پکڑ کر بار بار دُعا کرنے کا موقعہ ملا۔ جتنی دفعہ سر گڑا قریب کھڑا ہوا پہریدار زور زور سے غلاف پر ہاتھ مار مار کر ہٹانے لگا۔ اس سے عورتیں برداشت نہیں ہوتی تھیں۔ وہ سعودی محافظ شور مچا کر ہمیں ڈرانے کی کوشش کرتا رہا عورت کو ہاتھ لگانے یا دھکا دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کی کس کو پرواہ تھی ہم اپنے آپ میں مست تھے۔ ایک صفت جو میں نے سعودی مردوں میں دیکھی کہ وہ عورت کا احترام کرتے ہیں۔ اس سارے سفر میں مختلف سعودی مردوں۔ پہریداروں، دوکانداروں، پولیس، ڈرائیوروں اور راہ گیروں سے واسطہ پڑا ایک صفت جو قابل ذکر ہے وہ انکا غضِ بصر ہے۔ عورت کے ساتھ نظر ملا کر بات کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ گھورنا، تاڑنا، اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا صرف حرام ہی نہیں سمجھتے بلکہ شرم سے سر جھکا لیتے ہیں سات مرتبہ طواف کرنے کے بعد ہم نے حطیم میں نوافل ادا کئے۔ چھوٹی سی جگہ اور ایمان والوں کا ہجوم۔ بڑی مشکل سے نماز کیلئے جگہ ملی عورت اور مرد پہریدار نمازیوں کو اٹھا اٹھا کر باہر بھیجنے کی سرتوڑ کوشش میں مگر ہم سجدوں میں بضد۔ کون سنتا ہے؟ حطیم دراصل کعبہ کا ہی حصہ ہے۔ کعبہ کے متولی قبیلہ قریش نے دوبارہ تعمیر کے وقت لکڑی کم ہونے کے باعث یہ حصہ خالی چھوڑ دیا تھا۔ طواف کرتے وقت اس حصہ کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ اسی میں طلائی میزاب رحمت (پرنالہ) گرتا ہے۔ ہم نے آسمان پر نظریں جمائے رکھیں کاش بارش ہو۔ کعبہ کی چھت کا بابرکت پانی ہم پر بھی پڑے۔ یہ وہی حطیم ہے جہاں ہجرت سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے۔ حضرت جبرائیل آئے اور آپ کو مسجد اقصیٰ لے گئے یہ واقعہ اسراء کہلایا۔ اتنے میں فجر کی اذان ہوگئی۔ نہایت خوش الحان آواز سنائی دی۔ میری سوچ کہیں دور بھٹک گئی۔ خانہ کعبہ میں سربسجود ہونے کیلئے محبوب خدا کتنی دیر ترسے۔ کعبہ کے دامن میں عبدالمطلب متولی کعبہ فرش لگا کر بیٹھتے تھے تو ننھا محمد جوشِ محبت میں آکر آپ کے ساتھ بیٹھتا تھا۔ اسی خانہ کعبہ کے سایہ کو محمدِ عربی نے دنیا کا بہترین سایہ کہا۔ یہیں آپ پروان چڑھے۔ مگر جب اسلام کا ظہور ہوا تو کایہ پلٹ گئی۔ انہی فضاؤں میں اذان دینا تو درکنار مسلمان چھپ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ کعبہ کے درو دیوار خونی داستانوں کے گواہ ہیں۔ ایک خدا پر ایمان لانے والوں پر انسانیت سوز ظلم و ستم روا رکھا گیا۔ چلچلاتی دھوپ میں تپتی ریت پر لٹایا جاتا۔ انہی پہاڑیوں کے بھاری پتھر ان کے سینوں پر رکھے جاتے بلال حبشی کی احد احد کی آوازیں کعبہ سے ٹکراتی رہیں۔ اسی سرزمین پر اسلام کی پہلی شہیدہ سمیہ نے دم توڑا۔ کعبہ کے عین سامنے بی بی خدیجہ کے لختِ جگر کو شہید کیا گیا یہیں سے فخر العالمین کو دربدر کیا گیا۔ اسی آسمان تلے رہبر انسانیت کو مجنون کہا جاتا۔ پتھر کوڑا کرکٹ اور اونٹ کی اوجھڑی پھینکی جاتی۔ اسی جگہ آپؐ نے اپنا بچپن، لڑکپن اور جوانی کا ایک حصہ گزارا۔ کعبہ کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سربسجود تھے تو عقبہ نے نماز کے دوران آپ کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس زور سے کھینچا کہ آپ کا دم رکنے لگا۔ حضرت ابوبکر کو معلوم ہوا تو دوڑے آئے اور چھڑایا۔

آج کا امن و سلامتی بھی میرے پیارے نبی کی دُعاؤں کا ثمرہ ہے۔ محمد عربی کی تعلیم کا فیضان ہے۔

باقی

مسجد بیت الفتوح

تجھ سے ہماری آبرو، تیری خوشبو چار سُو
دنیاءِ تثلیث میں مرکزِ توحید تُو
بیت الفتوح بیت الفتوح
تُو چشمۂ فیضِ خدا، ہو رحمت باری سَدا
ہر آں ملائک کا اُتار، ہے یہ دُعا اور آرزو
بیت الفتوح بیت الفتوح
دیوار و دَر جاذب نظر محراب تیری خوب تر
اُونچا ہے مینارہ ترا، تیرا گنبد خوب رو
بیت الفتوح بیت الفتوح
دی جب مؤذّن نے آذاں گونجے زمین و آسماں
لا اِلہٰ کا سماں جس کا چرچا کو بہ کو
بیت الفتوح بیت الفتوح
مدرسۂ عرفان و دیں تسکینِ قلبِ مُخلصیں
تُو سجدہ گاہِ مومنین تیرے نمازی پاک خو
بیت الفتوح بیت الفتوح
طاہر کی رُوحِ جاوداں ذرّے ذرّے سے عیاں
اے کاش گر ہوتے یہاں خود دیکھتے تکمیلِ تو
بیت الفتوح بیت الفتوح
جاری یہ ئے خانہ رہے دائم یہ کاشانہ رہے
آباد یہ خانہ رہے منصورؔ کی ہے آرزو
بیت الفتوح بیت الفتوح

(منصور احمد بی ٹی لندن)

سمال نیوز پیپرز کونسل کی سالانہ کانفرنس

امسال سمال نیوز پیپرز کونسل کی سالانہ کانفرنس ۶ دسمبر بروز ہفتہ جالندھر میں منعقد ہو رہی ہے۔ کانفرنس میں چودھری جگجیت سنگھ لوکل باڈیز منسٹر مہمان خصوصی ہوں گے۔ ایک روزہ کانفرنس کے دو اجلاس ہونگے پہلا دس بجے صبح جبکہ دوسرا ساڑھے بارہ بجے دوپہر شروع ہوگا۔ اس موقع پر اخبارات کی نمائش بھی لگائی جارہی ہے لہٰذا اخبارات سے اپنے خصوصی شمارے بھجوانے کی بھی درخواست ہے۔

بے انت سنگھ سرحدی
(پریذیڈنٹ سمال نیوز پیپرز کونسل)

دورِ خلافت رابعہ سے متعلق

میری حسین یادیں

قسط-۱۴

(مکرم حمید اللہ ظفر صاحب جرمنی)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی یادیں ناقابلِ فراموش ہیں

یادِ محبوب کا پھر قلب میں کو ندا لپکا
سامنے آنکھوں کے وہ چاند سا چہرہ آیا
متبسم وہ نگاہیں ہوئیں تقدیس فشاں
جاگ اُٹھے سوئے ہوئے اس کی محبت کے نشاں
جس کی فرقت کا تھا دل کو نہ تصور نہ گماں

۱۹ر اپریل ۲۰۰۳ء کو شادی کی ایک دعوت تھی میں دفتر ایئرپورٹ فرینکفورٹ سے گھر فون کیا تو بچوں نے پوچھا شادی پر جانا ہے؟ میں نے کہا آؤں گا تو بتاؤں گا۔ جب ۳ بجے سہ پہر گھر پہنچا تو میری بڑی بیٹی عائشہ نے کہا ابو شادی پر جانے کو جی نہیں چاہتا میں نے کہا بیٹا میرا بھی یہی حال ہے پتہ نہیں کیا بات ہے۔ اتنے میں پانی پینے لگا تو MTA لگا ہوا تھا کہ اچانک IMPORTANT ANNOUNCEMENT سلائیڈ آگئی میں نے بچوں کو خاموش رہنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا معلوم ہوتا ہے حضور کی طبیعت ٹھیک نہیں لیکن جب محترم برادرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے کُلّ من علیھا فان پڑھا تو پھر ہوش و ہواس غائب ہو گئے اور حضور اقدس کی وفات کی خبر سن کر سکتہ کا عالم تھا۔ گھر میں ہر طرف سسکیوں ہچکیوں اور شدتِ غم سے آنکھوں سے اشک رواں تھے۔

میں تھوڑا سا سنبھلا تو سب سے پہلے محترم امیر صاحب جرمنی کو گھر فون کیا تو وہاں منظر اس سے بھی زیادہ غمناک تھا وہ جن کو حضور انور کی بے انتہا شفقت حاصل رہی اس قابل ہی نہ تھے کہ فون پر بات بھی کرتے۔ چنانچہ فون بند کر دیا۔ جہاں بھی فون کیا ہچکیوں سسکیوں اور رونے کے علاوہ کچھ سنائی نہ دیا۔ یہی حال جرمنی کے مرکزی دفاتر بیت السبوح میں تھا ہر آنکھوں سے دریا جاری تھا۔ اگلے روز لندن کیلئے رخت سفر باندھا اور جاکر اُس پیارے وجود کا دیدار کیا۔

آواز دے رہا ہوں رقیبوں کو ہر طرف
اے دلفگارو دوڑو کہ دیدارِ عام ہے

یہ تو اللہ تعالیٰ کا جماعت کے ساتھ اپنی سنت کے مطابق نہایت پیارا سلوک ہے کہ جب ایک پیارا وجود اپنے پاس بلا لیتا ہے تو اس جیسا ایک اور شفیق و محسن وجود عطا فرما کر خوف کی حالت کو امن وسکون میں بدل دیتا ہے۔ بھائی جان ثاقب زیروی مرحوم کس خوبصورت سے ہم سب کے جذبات کی ترجمانی کی ہے۔

ثاقبؔ یہ کرم بھی کیا کم ہے ناصر جو لیا طاہر بخشا
ورنہ دیوانے مرجاتے سر ٹکرا کر دیواروں سے

اور اب حضرت طاہر کو اپنے پاس بلا لیا۔ تو مغموم دلوں اور برستی آنکھوں اور زخمی دلوں کو ایسی محبت بھری مرہم عطا کی اور ایک محسن کو اپنے پاس بلا کر دوسرا پیارا محسن حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ عطا فرما دیئے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اللہ تعالیٰ پیارے حضور کو صحت اور تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کی قیادت میں جماعت شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے۔ آمین

حضرت مرزا طاہر احمدؒ کی یادیں ناقابل فراموش ہیں۔ ایسا پیارا اور محسن وجود جس کی تربیت ان کی خدا دوست والدہ نے اس رنگ میں کی تھی کہ جب آپ بچپن میں تھے تو خدا تعالیٰ سے عشق کرنا سیکھ لیا تھا۔ مجھے یہ واقعہ اچھی طرح ہے جس کو محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ مکرم مولانا عبدالرحیم نیر صاحب جو ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے کسی بات پر خوش ہو کر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب جن کی اس وقت عمر صرف ساڑھے دس سال تھی پوچھا تھا اپنی پسند کی چیز بتائیں میں آپ کو انعام کے طور پر دینا چاہتا ہوں تو آپ نے فرمایا ''اللہ'' ڈاکٹر صاحب نے نیر صاحب سے کہا اب اگر طاقت ہے تو حضرت میاں صاحب کی پسندیدہ چیز دیں آپ تو خود اس چیز ''اللہ'' کو حاصل کرنے کی غرض سے ان کے والد (حضرت مصلح موعودؓ) کے قدموں میں بیٹھے ہیں۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ صفحہ ۳ مورخہ ۵ جون ۲۰۰۳ء)

تیری صورت تھی نگاہوں میں اُترنے والی
بَن کے خوشبو مرے سانسوں میں بکھرنے والی
دیکھ کر تجھ کو فرشتے کا گماں ہوتا تھا
تیری قُربت میں عجب دل کا سماں ہوتا تھا

آپ ایک بہادر اور نڈر انسان تھے اور مشکلات ومصائب کا دلیری سے مقابلہ کرنے والے انسان تھے۔ آپ نے ایک سیاست دان کو ایک مرتبہ بتایا کہ ہماری جماعت احمدیہ کی ایک تاریخ ہے جو ہمیں یہ بتاتی ہے کہ جس کسی نے جماعت کے سر پر کھڑا ہو کر اونچا ہونے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے اُسے ناکام ونامراد کیا ہے۔ اور جس نے احمدیت کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلنے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ نے اُسے ہمیشہ سُرخرو کیا ہے۔ وہ ایک بڑی پارٹی کے سربراہ تھے تاریخ کے طالب علم بھی تھے کہنے لگے میاں صاحب اس کی کوئی مثال۔

آپ نے فرمایا اس کی مثال مسلم لیگ ہے۔ قائداعظم نے اس مطالبہ پر کہ احمدیوں کو مسلم لیگ کا ممبر نہ بننے دیا جائے انکار کر دیا تھا اور کہا تھا کہ احمدی مسلم لیگ کا ممبر بن سکتے ہیں اور آج قائداعظم کو رحمۃ اللہ علیہ کہا جاتا ہے۔ لیکن وہی مسلم لیگ جس نے ۱۹۵۳ء میں پنجاب میں احمدیوں کے خلاف فسادات کرا کر اس کے سر پر کھڑا ہو کر اونچا ہونے کی کوشش کی تھی۔ اب دیکھ لو وہی مسلم لیگ ہے خدا تعالیٰ نے جس طرح خط پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے اب وہی مسلم لیگ ٹکڑے ٹکڑے ہو چکی ہے۔ اس پر وہ خاموش ہو گئے لیکن جب انہیں اقتدار ملا اور ایک مضبوط حکمران کے طور پر وہ کرسی اقتدار پر بیٹھے تو انہوں نے سوچی سمجھی سکیم کے تحت ایک بار پھر احمدیوں کے خلاف ملک بھر میں ہنگامے کرائے۔ ان کی املاک کو تباہ کیا۔ جانیں ضائع ہوئیں اور طرح طرح کے مصائب کا انہیں سامنا ہوا تو اُس حکمران نے حضرت میاں صاحب کو پیغام بھیجا کہ مجھے مل جائیں آپ نے پیغام لانے والے کو فرمایا کہ وہ شاید مجھے بتانا چاہتے ہیں کہ وہ تاریخ اب کہاں ہے لیکن وہ صبر کریں وقت آرہا ہے جب تاریخ کو وہ اس رخ سے بھی دیکھیں گے باقی رہا ان کے بلاوے پر جانے کی بات۔ خدا گواہ ہے کہ مجھے اُن کا ذرّہ بھر ڈر یا خوف نہیں مجھے فکر ہے تو صرف یہ کہ میں وہاں جاکر بغیر کسی خوف کے کھری کھری باتیں کروں گا جس کے نتیجہ میں وہ پھر غریب احمدیوں پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے گا۔ مجھے اس حکمران کا قطعاً کوئی ڈر نہیں صرف بے چارے احمدیوں کی تکلیف کا احساس ہے۔

(نوٹ: حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ۷۵ میں ایک پرائیویٹ مجلس میں یہ بات بتائی تھی جہاں خاکسار بھی موجود تھا) تاریخ نے بتا دیا کہ ظالم کا انجام کیا ہوتا ہے وہ اپنے ہی ستم کی چکی میں پس کر ہلاک ہو گیا۔

تو شناور تھا بپھرتے ہوئے طوفانوں کا
تو مسیحا تھا بھٹکتے ہوئے انسانوں کا
ہار مانی نہ کبھی تو نے کسی مشکل سے
تادمِ مرگ نہ مغلوب ہوا باطل سے

آپ نے عمر بھر جو عظیم کام کئے ان کے بیان کرنے کے لئے ایک دفتر تقاضا کرتا ہے یہاں تو صرف چند باتوں کا تذکرہ ہی ہو سکتا ہے۔ آپ ایک ہمدرد شفیق اور غمخوار انسان تھے کسی کی چھوٹی سی تکلیف پر بھی تلملا اُٹھتے تھے

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۳ء کے موقع پر

رضا کارانہ خدمات کی خواہش رکھنے والوں کیلئے ضروری اعلان

جیسا کہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ جانتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر شعبہ خدمت خلق کے تحت اہم ترین ڈیوٹیاں سرانجام دی جاتی ہیں جن میں سکیورٹی، نظم وضبط، رجسٹریشن اور آب رسانی جیسے اہم امور شامل ہیں۔ چونکہ قادیان میں خدام کی تعداد نسبتاً کم ہے اس لئے بیرونی مجالس کے مستعد رضا کار خدام کے ذریعہ یہ کام انجام پاتے ہیں۔ لہٰذا ایسے تمام خدام جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان آرہے ہوں اور رضا کارانہ خدمات کی خواہش رکھتے ہوں، وہ اپنے مقامی قائد کی وساطت سے اپنے اسماء فوری طور پر دفتر خدام الاحمدیہ بھارت میں بھجوادیں۔ جس میں اِن امور کی وضاحت کر دی جائے۔ نام-ولدیت-عمر-تعلیم-مجلس میں عہدہ- جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سابقہ تجربہ-نیز یہ کہ جلسہ سے کتنے ایام قبل قادیان آسکتے ہیں اور جلسہ کے بعد کتنے دن تک ٹھہر سکتے ہیں۔

جملہ قائدین وعہدیداران مجالس مذکور تفصیل کے مطابق اپنی اپنی مجالس کے رضا کاران کی فہرست مرتب کر کے جلد از جلد دفتر ہذا کو بھجوادیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ

کے دور مبارک کی آخری تحریک

غریب بچیوں کی باعزت رخصتی کیلئے

مریم شادی فنڈ

کیا آپ نے اس میں حصہ لیا ہے اگر نہیں تو آج ہی اپنی جماعت کے سیکرٹری مال سے رجوع کریں۔ جزاکم اللہ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

بقیہ صفحہ (۱)

حضور اقدس نے فرمایا کہ پہلی بات جو عید کے اس خطبہ میں میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ عید کے دن ہر احمدی جائزہ لے کر نہ صرف ہر غریب احمدی بلکہ غریب غیر احمدی بھائیوں اور ان کے بچوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کریں حضور نے فرمایا اگرچہ احمدی اس کا خیال رکھ رہے ہیں لیکن ابھی بھی اس میں بہت گنجائش موجود ہے حضور نے غرباء کی امداد کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس موقعہ پر صرف مالی مدد کافی نہیں ہے مالی مدد تو وقتی ہوتی ہے اگر ہم کسی غریب کو کوئی کام دیں یا اسے کہیں کام پر لگوادیں تو یہ اس کی مستقل مدد ہوگی۔ اور ممکن ہے کہ آئندہ سال وہ بھی غریبوں کی امداد کے قابل ہو سکے نیکی کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک حوالے کی روشنی میں فرمایا کہ جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کام کرے ہمیں یہ عہد کرنا ہے کہ جن عبادتوں کی چاٹ ہمیں لگ گئی ہے انہیں دوام بخشیں گے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے اختتام پر درس القرآن کے موقعہ پر جو دعائیں کرنے کی میں نے تاکید کی تھی انہیں دعاؤں کو آج بھی یاد رکھیں اے اللہ ہمیں ان عبادتوں اور دعاؤں پر قائم رکھ ہماری بخشش فرما کیونکہ تیرے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اے خدا ہمیں نفس مطمئنہ عطا فرما۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

خطبہ عید الفطر سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ کے بعد پہلے مستورات کی طرف تشریف لے گئے جہاں انہیں عید کی مبارک باد دی اور سلام کا تحفہ دیا پھر حضور اقدس مردوں کی طرف تشریف لائے اور ہر ایک کو فرداً فرداً شرف مصافحہ بخشا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی عطا فرمائے۔

قادیان میں رمضان المبارک اور اجتماعی دعا

رمضان المبارک کا چاند نظر آنے کے ساتھ ہی رمضان کی عبادات اور برکات کا سلسلہ شروع ہو گیا خاص طور پر قادیان میں رمضان المبارک کے خصوصی پروگرام اور تقاریب شروع ہو گئیں۔

تمام مساجد میں نماز تراویح اور نماز فجر کے بعد درس حدیث کا سلسلہ حسب دستور جاری رہا جس میں احباب و مستورات چھوٹے بڑے ذوق شوق سے شریک ہوئے نماز تراویح کے علاوہ درسوں اور نوافل تلاوت قرآن مجید اور ذکر الٰہی میں احباب نے پہلے سے بڑھ کر کوشش کی نماز فجر اور درس میں شرکت کے بعد مزار سیدنا حضرت مسیح موعودؑ پر احباب و مستورات نے بذوق وشوق حاضر ہو کر اپنے امام کی صحت وتندرستی مقاصد میں کامیابی کے ساتھ اسلام و احمدیت اور پوری انسانیت کیلئے دعائیں کیں۔

آخری عشرہ میں امسال حسب سابق مسجد اقصیٰ مسجد مبارک اور مسجد ناصر آباد میں احباب و مستورات کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت ملی مسجد اقصیٰ میں مستورات نے بھی اعتکاف کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے سحری کیلئے جگانے کا انتظام تھا۔

ایم ٹی اے سے نشر ہونے والے رمضان کے پروگراموں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے درس القرآن کو خصوصی اہتمام کے ساتھ احباب نے گھروں اور مساجد میں سنا۔

۲۵ر نومبر کو ایم ٹی اے پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا درس القرآن اور عالمی دعا براہِ راست نشر کی گئی۔ جس میں تمام اہالیان قادیان نے شمولیت وشرکت کی۔ اللہ تعالیٰ رمضان کی ان برکات کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔

۱۱۲واں جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۳ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۲۰۰۳ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱۲ ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۲۰۰۳ء (بروز جمعہ-ہفتہ-اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت: اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ۱۵ ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ ۲۹ر دسمبر ۲۰۰۳ء کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اور للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

نمازِ جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۷ مئی اور ۱۴ مئی ۲۰۰۳ء کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر مورخہ ۷/مئی ۲۰۰۳ء

جماعت احمدیہ ملٹن کینز یو۔ کے کے مخلص دیرینہ خادم مکرم چوہدری چراغ دین صاحب ۹۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے، موصی تھے۔ قادیان میں پرورش پائی۔ نیکی تقویٰ سے زندگی گزاری اور جماعت میں بھی ہر دلعزیز تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی بیوہ محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ اور ان کی اولاد کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آپ نے تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

۱۴/مئی ۲۰۰۳ء نماز جنازہ حاضر

مکرمہ سہیلہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد ظفر صاحب آف ناربری لندن مورخہ ۱۲/مئی ۲۰۰۳ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرم مہاشہ محمد عمر مرحوم مربی سلسلہ کی بہو اور مکرم ڈاکٹر محمد حسن خاں صاحب آف لاہور کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ لوکل جماعت میں مختلف عہدوں پر خدمت کرتی رہیں۔ مخلص خاتون تھیں مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب کرے۔ آمین۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ سیدہ نصرت آرا بیگم صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب مرحوم ۳۰/اپریل ۲۰۰۳ء کو اسلام آباد میں ایک طویل علالت کے بعد بعمر ۷۵ سال انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کو اپنے خاوند کے ساتھ ایک لمبا عرصہ تک غانا، نائیجیریا اور سیرالیون میں احمدیہ ہسپتالوں میں خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کی اولاد میں مکرم سید تنویر مجتبیٰ صاحب فلائٹ انجینئر، میجر سید توقیر مجتبیٰ صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ لاہور کینٹ، مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب (واقف زندگی) انچارج احمدیہ ہسپتال آسکورے غانا مغربی افریقہ، مکرمہ سیدہ لبنیٰ مولود صاحبہ اہلیہ مکرم سید مولود احمد صاحب اسلام آباد و مکرم سید تحسین مجتبیٰ صاحب (شارجہ) ہیں۔ جو سبھی خدا کے فضل سے کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمات بجالا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمود احمد قمر صاحب ایڈوکیٹ و مکرمہ امینہ قمر صاحبہ

مکرم محمود احمد صاحب قمر ایڈوکیٹ ابن مکرم ٹھیکیدار امام دین صاحب لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۷ مئی کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے آجکل محلّہ دار الصدر شمالی کے صدر کے طور پر خدمات بجالا رہے تھے۔ مرحوم انتہائی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔

☆ - ان کی وفات سے چند روز قبل ۲۸/اپریل ۲۰۰۳ء کو ان کی اہلیہ محترمہ امینہ قمر صاحبہ کی وفات ہوئی۔ مرحومہ مکرم شیخ نور احمد صاحب مرحوم ایڈوکیٹ لاہور کی صاحبزادی اور مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب انچارج شعبہ وقفِ نو لندن کی بہن تھیں۔ آپ بھی موصیہ تھیں۔ دونوں کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ دونوں مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں (مینجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

نلّہ ڈگو (سرکل نظام آباد آندھرا) میں مسجد کا افتتاح

نلّہ ڈگو جماعت سرکل نظام آباد کی نومبائعین جماعتوں میں پہلی جماعت ہے۔ اس جماعت کے افراد ۲۰۰۰ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ عالمگیر میں داخل ہوئے تھے۔ ۲۳ گھر بیعت کر کے شامل ہوئے اور جماعت کے افراد کی کل تعداد ۲۰۰ تک ہے۔ یہاں مکرم مولوی رفیق احمد صاحب پٹیل اور مکرم محمد اقبال صاحب کنڈوری بطور معلم خدمت کر چکے ہیں۔ اسوقت مکرم مولوی محمد مصطفےٰ صاحب معلم وقفِ جدید بیرون جماعت کی خدمت بجالا رہے ہیں۔ جبکہ یہاں مسجد بنوانے کیلئے محترمہ قاسیم بی صاحبہ زوجہ مکرم شاہ اللہ صاحب نے زمین جماعت کو ھبہ میں دی ہے۔ اس علاقہ کے نومبائعین جماعتوں میں یہ پہلی مسجد ہے۔ مسجد کے ساتھ ساتھ ایک معلم کوارٹر بھی بنوایا گیا ہے۔

اس مسجد کے افتتاح میں شریک ہونے کیلئے افراد جماعت کے علاوہ گاؤں کے سرپنچ صاحب اور ہندو معززین مکرم محمد معین الدین صاحب قائمقام صدر جماعت چندہ پور معلمین و دیگر احباب بھی تشریف لائے تھے۔ مسجد کے افتتاح کی کارروائی ۳۱ اگست ۲۰۰۳ء کو ٹھیک شام ۵ بجے عمل میں آئی۔ محترم محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر آندھرا نے ربن کاٹ کر مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اور مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے دُعا کروائی۔ بعدۂ حاضرین کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔ پھر مسجد میں پہلی نماز مکرم و محترم مولانا محمد کریم الدین ایڈیشنل ناظم صاحب وقفِ جدید بیرون نے نماز عصر پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کے ذریعہ بہتوں کو ہدایت فرمائے اور باخدا انسان بنائے۔ آمین (حبیب اللہ شریف سرکل انچارج نظام آباد)

سرکل سیتاپور یوپی میں تربیتی اجلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی منشاء مبارک کے تحت نومبائعین میں تربیتی اغراض کے پیشِ نظر سرکل سیتاپور کے زیر انتظام مورخہ ۰۳-۹-۱۴ کو زیر صدارت محترم چوہدری محمد نسیم صاحب امیر صوبائی اُتر پردیس ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم ساجد علی صاحب صدر جماعت بکریا لکھیم پور مکرم عاشق علی صاحب صدر جماعت چندپورہ لکھیم پور جناب ڈاکٹر ہری دت صاحب صدر بندھو سیوا استھا خاکسار ظفر احمد گلبرگی سرکل انچارج سیتاپور اور مکرم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ دُعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

اس تربیتی اجلاس میں "۴۳" جماعت کے نومبائعین کی نمائندگی تھی۔ محترم امیر صاحب نے نومبائعین احباب سے فرداً فرداً ملاقات کی اور اُنہیں تربیتی نقطۂ نظر سے بعض ضروری ہدایات دیں اور مخالفت میں صبر و دُعا کے ساتھ ثابت قدم رہنے کی طرف توجہ دلائی بعدۂ جملہ معلمین سرکل سیتاپور کو بعض انتظامی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (ظفر احمد گلبرگی سرکل انچارج سیتاپور یوپی)

صوبائی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ شمالی کرناٹک

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال مجلس خدام الاحمدیہ شمالی کرناٹک کو پہلا صوبائی اجتماع دیودرگ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ اجتماع مورخہ ۲۸/۲۹ ستمبر ۲۰۰۳ء کو ہوا۔ اجتماع میں شرکت کیلئے محترم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک دیودرگ تشریف لائے۔

مورخہ ۲۸ ستمبر ۲۰۰۳ء بروز اتوار نماز تہجد سے اس اجتماع کا آغاز ہوا۔ ٹھیک صبح ۱۰ بجے محترم صوبائی امیر صاحب کرناٹک نے اجتماعی دُعا سے آغاز فرمایا۔ اس کے بعد خدام کے ورزشی مقابلے ہوئے۔ نماز ظہر و عصر ٹھیک ۲ بجے ادا کی گئی۔ رات ٹھیک ۷ بجے جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد ہوا اس جلسہ کی صدارت محترم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک نے کی۔ مہمان خصوصی شری سدگرو سوامی جی لنگ سوگور اور فادر زیویر Xavier صاحب دیودرگ کے علاوہ سابق ایم ایل اے صاحب دیودرگ، APMC کے چیئر مین صاحب، بلدیہ کے چیئر مین صاحب کے علاوہ شہر دیودرگ کی کئی ممتاز شخصیات نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ ان احباب کے علاوہ یادگیر سے محترم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری، محترم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت یادگیر، محترم سیٹھ عبد الصمد صاحب احمدی، محترم سید محمود احمد صاحب عجب شیر صدر جماعت تیماپور، محترم وسیم احمد صاحب نور صدر جماعت گلبرگہ، محترم ابو نعیم صاحب صدر جماعت بلاری، محترم محمد خواجہ حسین صاحب صدر جماعت دیودرگ، محترم ناصر احمد صاحب نور نائب نگران دیودرگ سرکل اور معلمین کرام کے علاوہ محترم ایم اے محمود صاحب سرکل انچارج دیودرگ مکرم حفیظ احمد الہٰ دین صاحب سرکل انچارج ترک نے شرکت کی اور احسن رنگ میں تعاون دیا۔ یہ تمام کارروائی خاکسار کے زیر نگرانی انجام پائی۔

جلسہ پیشوایان مذاہب کا آغاز محترم مولوی حفیظ احمد الہٰ دین صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم مکرم محمد خواجہ حسین صاحب صدر جماعت دیودرگ نے سنائی۔ مکرم فہیم احمد صاحب نور ایڈووکیٹ نے سیکرٹری سٹیج کی کارروائی انجام دی اور جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا بعدہ جناب سوامی جی اور عیسائی فادر نے تقریر کی اور بعدۂ محترم سیٹھ عبد الصمد صاحب احمدی محترم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری نے جماعت کے عقائد اور دوسرے مذاہب کے بارے میں روشنی ڈالی۔ دوران تقاریر ایک نظم مکرم انور احمد صاحب نے پیش کی۔ سابق ایم ایل اے صاحب کی تقریر کے بعد مکرم انور احمد صاحب نے کنڑ زبان میں تقریر کی۔ اس جلسہ کا آخری خطاب محترم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر نے کیا۔ اس کے بعد تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ دُعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۲۹ ستمبر ۲۰۰۳ء بروز پیر نماز فجر و درس کے بعد تمام مہمانوں کو ناشتہ دیا گیا۔ بعدہ علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ ٹھیک ۳:۳۰ بجے دوپہر اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محترم صوبائی امیر صاحب نے کی۔ آپ کے ساتھ اسٹیج پر محترم امیر صاحب یادگیر محترم صدر صاحب دیودرگ کے علاوہ یادگیر، تیماپور، دیودرگ بلاری، گلبرگہ کے قائدین تھے۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب تیر گھر نے سیکرٹری سٹیج کے فرائض انجام دیئے۔ مکرم رشید احمد صاحب کی تلاوت کے بعد خاکسار نے خدام کا عہد دہرایا اور عزیز اسلم احمد آف بلاری نے نظم پیش کی۔

محترم ناصر احمد صاحب نور کی تقریر کے بعد محترم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت یادگیر نے خدام کی تربیت کے تعلق سے خطاب فرمایا۔ بعدۂ علمی اور ورزشی مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

آخر پر محترم صوبائی امیر صاحب کرناٹک نے حاضرین کو نصائح فرمائیں۔ اس کے بعد خاکسار نے تمام حاضرین اور خدام کا شکریہ ادا کیا۔ دُعا کے بعد یہ اجتماع نہایت کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں نومبائعین کی تعداد ۲۸۰ رہی اور پرانی جماعت سے تقریباً ۵۰۰ خدام و انصار تشریف لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے۔ (حاجی فیروز پاشاہ علاقائی قائد۔ شمالی کرناٹک بلاری)

قادیان میں نماز عید الفطر کی پُرمسرت تقریب

قادیان ۲۷ نومبر ۲۰۰۳ء:- کل یہاں صبح ۱۰ بجے نماز عید الفطر احمدیہ گراؤنڈ میں ادا کی گئی نماز عید محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا آپ نے خطبہ میں رمضان المبارک کی عبادات اور اس کے بعد عید منانے کی حقیقت و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ عید زندگی میں بار بار آنے والی خوشی کو کہتے ہیں اور اسلام میں کوئی خوشی ایسی نہیں جو قربانیوں سے خالی ہو۔ رمضان میں ایک بندہ مختلف قسم کی قربانیاں کرتے ہوئے عبادات بجالاتا ہے اور صدقہ و خیرات کرتا ہے خدا کیلئے بھوک پیاس برداشت کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں خوشی حاصل ہوتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ ظاہری طور پر تو آج ہر مسلمان مرد و عورت چھوٹا بڑا خوش نظر آرہا ہے لیکن باطنی طور پر صرف وہی خوشی محسوس کر رہا ہے جس نے اپنے ان دنوں کو ضائع نہیں کیا اور پھر پورا فائدہ اُٹھاتے ہوئے روحانی طور پر اپنی زینت اور صفائی کے سامان پیدا کئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ حقیقی خوشی اور مسرت کا دن ہمارے لئے وہی ہوگا جب ساری دنیا خدائے واحد و یگانہ کی پرستار بن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امن بخش تعلیم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھ لے گی۔ اللہ کرے وہ دن جلد آئے۔ اپنے خطاب کے آخر پر آپ نے سب کو عید کی مبارک دی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی رمضان المبارک کی اختتامی دُعا میں بتائی گئی دُعائیں کثرت سے کرنے اور حضور کیلئے اور عالم اسلام و احمدیت اور ساری انسانیت کیلئے دُعا کرنے کی تحریک کی اور اجتماعی دُعا کرائی۔

اجتماعی دُعا کے بعد احباب نے جہاں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے عید کی مبارکباد دی وہیں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان سے بھی شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ حسب معمول عید کے موقعہ پر آنے والے ہزاروں مہمانان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے کھانا کھلایا گیا۔ جس کیلئے عملہ لنگر خانہ کے علاوہ خدام الاحمدیہ نے خصوصی تعاون دیا۔ اسی طرح احباب اپنے عزیزان اور غریب بھائیوں کے گھروں میں ان کی خوشیوں میں شریک ہونے کیلئے تشریف لے گئے۔

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ☆ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

حیدرآباد میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد اور دیگر مقررین کی پُر معارف تقاریر۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت کی شمولیت

مورخہ یکم نومبر ۲۰۰۳ء بروز ہفتہ جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کا مشترکہ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد احمدیہ مومن منزل میں منعقد ہوا۔ اس جلسے کے مہمان خصوصی محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد قادیان تھے۔ جلسے کا انعقاد دوپہر ۳:۳۰ بجے محترم سیٹھ بشیر الدین صاحب صوبائی امیر جماعتہائے آندھرا پردیش کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم حمید غوری صاحب صدر حلقہ فلک نما نے تلاوت کلام پاک کی۔ جبکہ عزیز مصور احمد صاحب نے نعتِ رسول مقبول صلعم پڑھ کر سنائی۔ اجلاس کی پہلی تقریر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد کی بعنوان ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق'' ہوئی۔ آپ کے بعد خاکسار مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ حیدرآباد و سکندرآباد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کا تذکرہ کیا۔ مکرم فراست حسین صاحب کاچی گوڑہ کی نعت کے بعد محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر ایک گھنٹہ تک روشنی ڈالی۔

آخری تقریر محترم عارف قریشی صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی ہوئی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق تربیت کے مختلف پہلوؤں پر اختصار سے روشنی ڈالی۔ پروگرام کے آخر میں مکرم مقصود شرق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد خاکسار نے صدر اجلاس کی طرف سے حاضرین جلسہ اور محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری کا شکریہ ادا کیا۔ محترم صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی۔ جلسے کے اختتام پر اجتماعی افطار و کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شمولیت اختیار کی۔

اس بابرکت جلسے کو کامیاب بنانے کیلئے انصار، خدام نے بہت محنت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ اور دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج حیدرآباد و سکندرآباد)

لجنہ اماء اللہ ساگر کرناٹک کا سالانہ اجتماع

گذشتہ ماہ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ ساگر کا سالانہ اجتماع مکرمہ ریحانہ بیگم صاحبہ کے مکان پر منعقد ہوا۔ اجتماع کی کارروائی مکرمہ صدر لجنہ صاحبہ کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ مختلف علمی مقابلہ جات ہوئے۔

(افضل النساء صدر لجنہ ساگر)

بھدرواہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ بھدرواہ کو ۲۶؍اکتوبر کو مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کی صدارت مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب منڈاشی صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ نے کی۔ مکرم جوہر حفیظ صاحب فانی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی تلاوت کے بعد نظم مکرم محمود احمد صاحب میر نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم محمد اقبال صاحب ملک سیکرٹری مال جماعت بھدرواہ نے تقریر کی۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہماری حقیر سی قربانی کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

تھراج پنجاب میں تربیتی اجلاس

جماعت احمدیہ تھراج (موگا) نے مورخہ ۱۴؍نومبر ۲۰۰۳ء کو رات ساڑھے سات بجے مکرم چراغ دین صاحب کے گھر زیر صدارت مکرم نیک محمد صاحب تربیتی اجلاس منعقد کیا۔ عزیز تاج محمد صاحب کی تلاوت اور عزیزہ بشریٰ کی نظم کے بعد عزیزہ سرب جیت صاحبہ عزیزہ بشریٰ صاحبہ، مکرم ماسٹر اکرم محمد صاحب سیکھوں، مکرم محمد طفیل احمد صاحب مبلغ سلسلہ، اور خاکسار انیس احمد خان نے مختلف عناوین پر تقاریر کیں۔ آخر میں دُعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

اجلاس میں شریک احباب و مستورات کی مکرم چراغ دین صاحب کی طرف سے شیرینی و چائے کے ساتھ تواضع کی گئی۔

مورخہ ۱۴؍نومبر ۲۰۰۳ء کو ہی بعد نماز جمعہ بچوں کے تلاوت، نظم، تقریر، نماز باترجمہ اذان وغیرہ کے مقابلے کرائے گئے۔ پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اجلاس کے وقت انعامات دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور مزید مقبول خدمت دین بجالانے کی توفیق عطا فرمائے نیز نومبائعین کو استقامت عطا فرمائے۔ (انیس احمد خان مبلغ تھراج سرکل انچارج موگا پنجاب)

درخواست دُعا

محترمہ سروری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد خان صاحب آف کانپور نے مورخہ ۶؍ستمبر تا ۱۵؍ستمبر علاقہ جاجموں آف کانپور میں وقفِ عارضی کے تحت چھ گھروں میں تعلیم القرآن کلاسز کا اہتمام کیا اس کے ساتھ تربیت کا کام بھی جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ موصوفہ اپنے بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات اور حقیر مساعی میں برکت کیلئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (محمد حمید کوثر ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

مجلس خدام الاحمدیہ سورب کی ڈائری

تربیتی اجلاس

مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرالہ ماہ جون میں کرناٹک کے تربیتی دورہ پر تشریف لائے۔ اس موقعہ پر ۲۶؍جون کو مجلس خدام الاحمدیہ سورب نے ایک تربیتی اجلاس رکھا جس کی صدارت مکرم مولانا صاحب موصوف نے کی تلاوت خاکسار ایم۔ شریف احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے پڑھی۔ نظم مکرم ایم نصیر احمد صاحب ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ سورب نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ نے تقریر کی۔ ان کی تقریر تربیتی رنگ میں تھی۔ مولوی صاحب نے تبلیغ کے علاوہ مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔

مایہ ناز کتاب پر جلسہ

حضورؒ کی مایہ ناز کتاب Revelation Rationality Knowledge & Truth کے سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ سورب کی نگرانی میں ایک شاندار جلسہ ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم رشید احمد صاحب معتمد خدام الاحمدیہ سورب نے کی۔ مہمان خصوصی عزیز صمد احمد غوری تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم صمد احمد صاحب غوری نے اس کتاب کی عظمت و اہمیت اور اس کے مضامین پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب سکرٹری مال سورب نے قرآن مجید اور سائنس کے متعلق تقریر کی۔ آخر پر صدر صاحب اجلاس نے خطاب فرمایا اور شکریہ ادا کیا۔

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم محمد صاحب زعیم انصار اللہ سورب کے گھر ۲۰؍جولائی کو ٹھیک ۳ بجے جلسہ ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم ایم نثار احمد صاحب قائمقام صدر جماعت احمدیہ سورب نے کی۔ تلاوت عزیزم محمد صادق احمد نے کی۔ نظم خاکسار ایم شریف احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ سورب نے پڑھی۔ عہد نامہ ایم مذمل احمد سیکرٹری مال خدام الاحمدیہ نے دہرایا بعدہ مکرم محمد صاحب زعیم انصار اللہ نے سیرت آنحضرت صلعم، مکرم بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال سورب نے جہاد کے بارے میں اسلامی تعلیم، عزیز اقبال احمد صاحب وقف نو نے سیرت آنحضرت صلعم، عزیز شعیب احمد صاحب نے سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ، عمر فاروق وقفِ نو نے ''سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم'' پر مکرم محمد نعمت اللہ صاحب نے خلافتِ رابعہ کا بابرکت دور، عزیزم ایم مقبول احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان و نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے تربیتی امور پر تقریر کی۔

(ایم شریف احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ سورب)

قرارداد تعزیت بر وفات مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان

منجانب جماعت احمدیہ بنگلور

جماعت احمدیہ کے احباب کرام کو بڑے افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قابل احترام بزرگ مکرم و محترم محمد کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان مورخہ ۲۸؍اکتوبر ۲۰۰۳ء کی شب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب کو خدا کی طرف سے تقریر کرنے کا ایک خاص ملکہ عطا کیا گیا تھا۔ آپ نہ صرف انگریزی زبان کے ایک بہترین Orator تھے بلکہ زبان اردو میں بھی آپ بڑی عمدگی کے ساتھ خطاب کیا کرتے تھے۔ قرآن مجید کی تعلیمات کے علاوہ عیسائیت کی تعلیم پر بھی آپ کو بڑا عبور حاصل تھا۔ آپ کی زندگی کا بہت بڑا حصہ عیسائی منادوں کے ساتھ فیصلہ کُن مقابلہ کرنے میں گزرا۔ کسی بڑے سے بڑے عیسائی پادری کو آپ کے سامنے زبان کھولنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ بعض اوقات ہمارے پیشوایان مذاہب کے جلسہ میں اگر کوئی مخالف اسلام یا احمدیت پر نکتہ چینی کرتا تو آپ اُس کا منہ توڑ جواب دیتے تھے۔ آپ کی زندگی کا واحد مقصد ہی یہ تھا کہ عیسائی جادو پاش پاش ہو جائے اور اسلام کا نور ساری دنیا پر چھا جائے۔ اِس عظیم خدمت کو آپ خلافتِ حقہ کے سائے میں رہ کر بڑی عمدگی کے ساتھ پورا کرتے رہے۔ خدا کے فضل سے آپ خلافت ثانیہ کے دور سے لیکر خلافت رابعہ کے دور تک جلسہ سالانہ قادیان میں بزبان انگریزی تقریر کرتے رہے۔ آپ میدان تقریر کے ایک غازی ہی نہیں بلکہ صحافت کی دنیا کے بھی ایک بہترین صحافی تھے۔ اپنی تبلیغی زندگی کے آغاز کے ساتھ ہی آپ اپنے وطن مدراس سے ایک اردو اخبار ''آزاد نوجوان'' شائع کرتے رہے۔ اپنے اِس قلمی جہاد کے ذریعہ آپ نے صحافت کی دنیا میں ایک خاص مقام حاصل کیا۔ خلفائے احمدیت سے آپ کو دیوانگی کی حد تک پیار تھا۔ اپنے خلیفہ کی رضامندی و خوشنودی حاصل کرنا مرحوم کی زندگی کا نصب العین تھا۔

آپ کی اِس اچانک رحلت سے تبلیغ و تربیت کا میدان ایک لاجواب مقرر اور ایک بے لاگ صحافی سے محروم ہو گیا۔ مرحوم محمد کریم اللہ صاحب نے تبلیغ احمدیت کا جو حق ادا کیا ہے وہ آنے والی نسلوں کو گراں بار احسان رکھے گا۔ محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی جدائی کے اِس المناک موقع پر جماعت احمدیہ بنگلور کے جملہ احباب مرحوم کے جملہ افراد خاندان سے اظہار غمگساری کرتے ہوئے آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مرحوم کو جوار رحمت میں قرب عطا کرے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور اسی طرح پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین یارب العالمین۔

جماعت احمدیہ بوسنیا کے چوتھے جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظم ’’بوسنیا زندہ باد،، نے عجیب سماں باندھ دیا

جرمنی سے MTA کی ٹیم نے تمام کارروائی ریکارڈ کی

ندا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بوسنیا کے دارالحکومت ’’سرائیو،، ۔ ۔ ق جماعتی سینٹر ’’مسجد بیت الاسلام،، میں جماعت مدیہ بوسنیا کا چوتھا جلسہ سالانہ مؤرخہ 21 ستمبر 2003 ء منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں نیشنل امیر جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہوزر صاحب بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے جبکہ مبلغ نچارج جرمنی مکرم مولانا حیدر علی صاحب ظفر اور مکرم زبیر خلیل خان صاحب نے بطور مقرر شرکت کی۔

جلسہ کی تمام کارروائی مکرم ابراہیم بشیچ (Ibrahim Besil) صاحب صدر جماعت بوسنیا کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب نے مترنم آواز میں سورہ نور کی منتخب آیات کی تلاوت کی۔ اس کے بعد نظم ہوئی۔ نظم کے بعد مکرم ابراہیم صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور مختصراً جلسہ کی غرض وغائیت بیان کی۔ اس مختصر خطاب کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر ’’اسلام میں مساجد کی اہمیت،، پر تھی جو خاکسار (وسیم احمد سروعہ مبلغ بوسنیا) نے کہ جو بوسنین زبان میں تھی۔

اس تقریر کے بعد مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے نماز کی اہمیت کے بارہ میں ایک مختصر خطاب اردو میں کیا جس میں قرآن کریم اور احادیث کے حوالے سے احباب پر نماز کی فرضیت اور اہمیت واضح کی اور نمازی بننے کی تلقین کی۔ اس تقریر کا بوسنین زبان میں ترجمہ خاکسار نے کیا۔ پہلے اجلاس کی آخری تقریر مکرم زبیر خلیل خان صاحب جنرل سیکرٹری جماعت جرمنی نے کی جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی سیرت کا ایک پہلو ’’ان کی بنی نوع انسان اور خصوصاً مسلم امہ سے ہمدردی،، کے موضوع پر تھی۔ یہ تقریر انگریزی میں کی گئی اور ہمارے ایک احمدی نوجوان دینو مشابووچ صاحب نے ساتھ ساتھ بوسنین زبان میں ترجمہ کیا۔ مقرر نے اپنی تقریر کا خوب حق ادا کیا۔ انہوں نے بتایا کہ بنی نوع انسان سے حضورؒ کی ہمدردی آخری سانس تک جاری رہی۔ انہوں نے حضورؒ کے 1990ء میں خلیج کے بحران کے دوران دیئے گئے 17 خطبات جمعہ کا خصوصاً ذکر کیا جن میں حضورؒ نے مسلمانوں کو آئندہ درپیش مسائل اور ان کا واضح حل بتایا اور مسلمانوں کو کھول کر بتایا کہ امیر اقوام ان کا استحصال کر رہی ہیں۔ ان کی امداد غلامی کا طوق ہے اور دولت غریب ممالک سے امیر ممالک کی طرف جاتی ہے۔ جہاں حضورؒ نے مسلمانوں کو نصائح فرمائیں وہاں روس کی سابقہ ریاستوں کو بھی آئندہ آنے والے خطرات سے آگاہ فرمایا اور ان کا حل بھی بیان فرمایا۔ وہ ممالک جنہوں نے ان مسائل پر عمل کیا، وہ فائدے میں رہیں جیسے Solvania اور Montenegro وغیرہ۔

دنیا میں جہاں کہیں بھی کوئی قدرتی آفت یا زلزلہ آیا جیسے
دنیا میں جہاں کہیں بھی کوئی قدرتی آفت یا زلزلہ آیا جیسے
بھارت، جاپان، ترکی، الجزائر وغیرہ حضورؒ کی ہدایات پر احباب جماعت نے فوری لبیک کہا اور ان کے جذبہ کو ابھارا۔ آپ کی ہدایات کے پیش نظر جماعت احمدیہ عالمگیر نے دل کھول کر بوسنیا کے عوام کی مدد کی۔ یہ مدد بوسنیا کے اندر اور باہر کیمپوں میں باوجود خطرات کے بھجوائی گئی۔ حضور کی ہدایت پر یورپ بھر میں موجود تمام مہاجر کیمپوں کا دورہ کیا گیا، ضروریات کا جائزہ لیا گیا، بوسنیا کے یتیم بچوں کا فنڈ قائم کیا گیا، بوسنین خاندانوں سے مواخات قائم کئے گئے وغیرہ۔ بوسنیا کا مسئلہ یورپی پارلیمنٹ میں اٹھایا گیا، اخبارات میں لکھا گیا، حضور انور کی بوسنین سے دلی ہمدردی کا اظہار اس نظم سے ہوتا ہے جو آپ نے جنگ کے دوران لکھی اور 28 اگست 1994ء میں جلسہ جرمنی کے دوران پڑھی گئی۔ اس موقع پر T.V پر ایک ویڈیو پروگرام دکھایا گیا جس میں حضورؒ کی بوسنین سے ملاقات، سوال وجواب سے منتخب حصے دکھائے گئے۔ آخر میں نظم ’’بوسنیا زندہ باد،، دکھائی گئی۔ یہ نظم بہت ہی دلکش آواز میں پڑھی گئی تھی ساتھ ہی جنگ کے مناظر دیکھائے جا رہے تھے۔ اس موقع پر جہاں یہ مظالم یاد آرہے تھے وہاں اس نظم لکھنے والے حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد بھی بہت شدت سے آرہی تھی۔ اس نظم نے سب کو بہت اداس اور مغموم کیا اور رلایا۔

تقریر کے آخر میں مکرم زبیر خلیل صاحب نے بتایا کہ آج وہی حقیقی مسلمان کہلا سکتا ہے جس نے اس زمانے کے امام کو قبول کیا۔ اس تقریر اور خصوصاً ویڈیو پروگرام نے جلسہ میں ایک خاص جان ڈال دی۔ اس تقریر کے بعد کھانے اور نمازوں کا وقفہ ہوا۔ وقفہ کے بعد پہلی تقریر مکرم ابراہیم بشیچ صاحب صدر جماعت بوسنیا کی تھی جو جماعت احمدیہ کی اہمیت اور مشن کے موضوع پر تھی۔ انہوں نے حضرت امام مہدی کی آمد کا ذکر کیا کہ آج دنیا میں اسلام کی صحیح تصویر صرف یہی جماعت پیش کر رہی ہے۔ انہوں نے بوسنین مسلمانوں کا ذکر کیا کہ کس قسم کی بدعات میں مبتلاء ہیں اور یہ جماعت ان باتوں سے پاک ہے۔ جلسہ کی آخری تقریر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی جو تعلق باللہ کے موضوع پر تھی۔ انہوں نے مختلف طریق بتائے جن کو اختیار کر کے انسان قرب الٰہی حاصل کر سکتا ہے مثلاً نماز، صدقہ، وقت کی قربانی وغیرہ۔ یہ تقریر جرمن زبان میں تھی اور مکرم دینو شابووچ صاحب نے اس کا ترجمہ بوسنین زبان میں کیا۔ آخر میں دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں شامل ہونے والے افراد کی کل تعداد 159 تھی جبکہ جرمنی سے بھی 14 افراد نے شامل ہو کر ہماری رونق کو دوبالا کیا۔ جلسہ کے موقعہ پر ۸ بیعتیں بھی حاصل ہوئیں، الحمدللہ۔ جرمنی سے آئے ہوئے احباب کو سرائیو شہر اور اس کے نواح کی سیر کروائی گئی جو انہوں نے پسند کی۔

(رپورٹ وسیم احمد سروعہ، مبلغ بوسنیا)

Düsseldorf کے عالمی میلہ کتب میں جماعت احمدیہ کا کتابوں کا اسٹال

جرمنی کے شہر Düsseldorf میں ہر سال کتابوں کا میلہ لگتا ہے جس میں دنیا بھر کے مختلف اشاعتی ادارے اپنی اپنی کتب متعارف کروانے کیلئے اسٹال لگاتے ہیں۔ شہر Düsseldorf فرینکفرٹ کے شمال مغرب میں ہالینڈ کے مشہور شہر ایمسٹرڈیم کے جنوب مشرق میں اور بیلجیم کے شہر برسلز کے مشرق میں تقریباً یکساں فاصلے پر واقع ہے۔ جہاں سے نہ صرف یورپ بلکہ دنیا بھر کے مختلف ممالک کے لئے عالمی پروازوں کے ذریعے لوگ سفر کرتے ہیں۔ چار عجائب گھروں پر مشتمل یہ شہر نپولین بوناپارٹ کا دارالحکومت بھی رہا ہے۔ جرمنی کا دریائے رائن (Rhein) بارہ کلومیٹر تک اس شہر کے وسط سے گزرتا ہے۔

اس شہر میں منعقد کئے جانے والے کتابوں کے میلے کو عالمی شہرت حاصل ہے۔ چنانچہ امسال یہ میلہ 12 تا 15 جون 2003 کو منعقد ہوا جس میں 126 اشاعتی اداروں نے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسب سابق جماعت احمدیہ جرمنی نے بھی اپنے اشاعتی ادارے Verlag der islam کی طرف سے اسٹال لگایا۔ جس کی تیاری پانچ ماہ قبل شروع کی گئی تھی۔

عین وسط میں لگائے جانے والے اس اسٹال پر آویزاں کلمہ طیبہ کے دو بڑے بینر جرمن ترجمہ کے ساتھ لوگوں کو خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا پیغام دے رہے تھے۔ نیز محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں، اسلام آزادی ضمیر کا ضامن ہے، لا اکراہ فی الدین یعنی دین میں کوئی جبر نہیں، کے بینرز کے علاوہ مختلف قسم کے چارٹ بھی آویزاں کئے گئے۔ قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کے علاوہ چالیس سے زائد زبانوں میں کتب سلسلہ بھی رکھی گئیں جن سے ہر طبقہ فکر کے لوگوں نے استفادہ کیا اور اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس روحانی مائدہ سے حصہ لیا۔ انڈونیشیا، جاپان، روس، چین وغیرہ کے لوگ اپنی اپنی زبانوں میں کتب کو دیکھ کر بہت خوش ہو رہے تھے۔ واضح رہے کہ شہر Düsserdorf میں کم وبیش ایک ہزار جاپانی آباد ہیں اور ان کے اپنے پانچ سکول ہیں۔ ایک خوش آئند بات یہ بھی دیکھنے میں آئی کہ نوجوان نسل نے بڑی دلچسپی اور شوق کا اظہار کیا اور دیگر لوگوں کے ساتھ انہوں نے بھی کثرت سے لٹریچر حاصل کیا اور اسلام واحمدیت سے متعلق بعض سوالات بھی کئے۔ بعض جرمن اور عربی مہمانوں سے گفتگو ہوئی اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اسی طرح یہ سلسلہ صبح ۹ بجے سے شروع ہوتا تھا اور شام ۹ بجے ختم ہوتا تھا۔ سارا دن صبح سے شام تک مہمانوں کا رش لگا رہتا تھا۔ اس بار اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل تھا کہ جتنے بھی لوگ میلہ میں آئے، سب کے سب ہمارے اسٹال پر ضرور آئے اور کتابوں کا مطالعہ کر کے جاتے۔ امسال خدا کے فضل کے ساتھ 16 ہزار زائرین اسٹال پر آئے اور قرآن کریم کے علاوہ 12 ہزار کی تعداد میں لٹریچر حاصل کیا۔ ریڈیو، ٹی وی، اخبار کے نمائندگان بھی آئے اور انٹرویو کئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مقاصد عالیہ کو کامیاب بنائے، آمین۔ دعوت اسلام کی اس مہم میں جن احباب نے خدمات سرانجام دیں، اللہ تعالیٰ سب کو دین ودنیا کی بہترین جزا دے، آمین۔

جلسہ سالانہ قادیان میں تشریف لانے والے احباب کیلئے ضروری اعلان

موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں

ماہ دسمبر میں چونکہ بشمول پنجاب پورے شمالی خطہ میں شدید سردی کا موسم ہوتا ہے اس لئے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنا سرمائی بستر یعنی لحاف، کمبل اور گرم پارچات وغیرہ اپنے ہمراہ لائیں۔ مگر ہر سال ہی یہ امر دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر مہمانان کرام انتظامیہ کو سرمائی لحاف مہیا کرنے کیلئے مجبور کرتے ہیں۔ جب کہ انتظامیہ کیلئے ہر مہمان کو سرمائی لحاف مہیا کرنا ممکن نہیں ہوتا اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

’’لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں۔ جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی صعوبت ضائع نہیں جاتی‘‘۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

☆- مہمانان کرام اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ قادیان میں جلسہ سالانہ کے پاس اس قدر کمروں کا انتظام نہیں جو آنے والی ہر فیملی کو دیا جائے۔ مردوں اور عورتوں کیلئے الگ الگ رہائش کا زیادہ انتظام کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں بھی تعاون کرنے کی گزارش ہے۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون:629443

آسام اور ملک کے دیگر حصوں کے نوجوانوں سے ہماری اپیل ہے کہ وہ اپنے ہی بھائیوں کا خون بہانا بند کریں

.........................(چندر شیکھر سابق وزیر اعظم)

گزشتہ ۹ نومبر اور اس کے بعد آسام اور بہار میں جو قابل مذمت اور شرمناک واقعات رونما ہوئے ہیں وہ ہماری قومی ایکتا پر ہی سوالیہ نشان لگاتے ہیں۔ ریلوے کی نوکریوں میں بھرتی کو لے کر جن واقعات کی شروعات ہوئی وہ واضح طور سے یہ دکھاتے ہیں کہ دیش میں بڑھتی ہوئی بیروزگاری اور اس سے پیدا ہوئی نوجوانوں کی مایوسی کتنا خوفناک روپ لے سکتی ہے۔ شمال مشرق کے کچھ صوبوں کے مسافروں کے ساتھ بہار سے گزرنے والی گاڑیوں میں جو برتاؤ کیا گیا اس کی مذمت کیلئے کوئی بھی لفظ کافی نہیں ہیں۔ اس کے رد عمل کے نام پر اب جو کچھ آسام اور جو کچھ پڑوسی صوبوں میں ہو رہا ہے اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔

سپریم کورٹ کی یہ رائے آئینی نظریہ سے بالکل ٹھیک ہے کہ کسی بھی صوبہ کے رہنے والے کو ملک میں کہیں بھی روزگار تلاش کرنے کا حق ہے۔ اس نقطہ نظر کو برقرار رکھتے ہوئے ایسے راستے نکالے جا سکتے ہیں جس میں سرکاری سروسز کے کچھ زمروں میں مقامی لوگوں کو ترجیح دی جا سکے۔ لیکن یہ سارے سوال پُر امن ماحول میں ہی طے کئے جا سکتے ہیں۔ اقتصادی وجوہات کو مدعا بنا کر بے بس اور بے گناہ لوگوں کا قتل لوٹ پاٹ اور آگ زنی کا کوئی جواز نہیں ہے۔ پورے آسام میں فوج کی تعیناتی کئی شہروں میں کرفیو پچاس سے زیادہ لوگوں کا قتل اور بڑے پیمانہ پر آگ زنی اور لوٹ پاٹ نارمل حالت نہیں ہے۔ آسام کے مکھیہ منتری نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ جو لوگ بے گناہ بہاری مزدوروں کی ہتیا اور آگزنی میں ملوث ہیں انہیں عام آسامیوں کے مفادات سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اس سارے سلسلہ میں الفا جیسی تنظیموں کی زبان آگ میں گھی ڈالنے جیسا کام کر رہی ہے۔ ایسے عناصر کے ساتھ سختی سے نپٹنے کی ضرورت ہے لیکن اس سارے معاملہ کو امن و انتظام کا سوال سمجھنا مناسب نہیں ہوگا۔ فوری طور پر انتظامیہ سختی کرے اور مرکز اور صوبائی سرکاروں کے بیچ بہتر تال میل سے لاقانون عناصر پر قابو پانے میں یقینی طور سے کامیابی ملے گی۔ لیکن مسئلہ کے طویل المدتی حل کیلئے مرکز اور صوبائی سرکاروں کو روزگار بڑھانے کے طریقوں پر سنجیدگی سے غور کر کے فوری قدم اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ وزیر اعظم یہ کہہ کر مسئلہ سے اپنا پلہ نہیں جھاڑ سکتے کہ سرکاری نوکریاں تو کم ہوں گی ہی ہمیں صنعت و کاروبار بڑھانا ہوگا۔ اگر یہ کام بازار کی بے رحم قوتوں کے بھروسے چھوڑا جائے گا تو بیروزگار نوجوانوں کی مایوسی سارے دیش میں دھماکہ خیز حالت پیدا کر دے گی۔ جو کچھ آج ہم آسام بہار اور ممبئی میں سطح پر دیکھ رہے ہیں وہ بیماری نہیں بیماری کی علامت ہے۔ اصل بیماری کی جڑ میں موجودہ سرکاری پالیسیاں ہیں جو روزگار کے مواقع کو برابر گھٹا رہی ہیں۔ بجائے ایک جٹ ہو کر ان سرکاری پالیسیوں کے خلاف سنگھرش کریں جو انہیں بیروزگاری کے گڑھے میں دھکیل رہی ہیں۔ سیاسی پارٹیوں اور سماجی تنظیموں سے ہماری اپیل ہے کہ وہ آگے آ کر قتل، آگزنی اور لوٹ پاٹ جیسے کاموں کو روکنے کیلئے رائے عامہ بنائیں۔ آسام اور بہار کی سرکاروں سے یہی امید ہے کہ وہ مجرموں کی دھر پکڑ میں تیزی لائیں۔ مظلوم اشخاص کو فوری راحت پہنچائیں اور اپنے اپنے صوبوں میں شہریوں کی جان و مال کو یقینی بنائیں۔

☆☆☆

شکریہ سپاہی نصیر احمد کنجو کا!

محترمہ لکشمی کانت چاولہ لکھتی ہیں:

''۲؍جولائی ۱۹۹۵ء کو دارالحکومت دہلی میں ایک لڑکی کا بڑی بے رحمی سے قتل کر دیا گیا اور اس کے ٹکڑے کر کے یگیا ہوٹل کے تندور میں ڈال دیئے گئے جرم کو نذرِ آتش کرنے کی ناکام کوشش کی گئی وہ لڑکی تھی سیاست کی گلیوں میں پہنچ رکھنے والی نینا ساہنی۔ اس لئے اس تندور کانڈ نے پورے ملک سے زیادہ سیاسی حلقوں کو ہلا دیا کچھ دن بیان بازی، دھرنوں و مظاہروں کا گرما گرم دَور چلا اس کے بعد کیس عدالت کی فائلوں میں رینگنے لگا۔ کوئی ایک حادثہ ہو تو کوئی یاد رکھے یہاں تو بہت کچھ ہوتا ہے۔

شکریہ سپاہی نصیر احمد کنجو کا جسے چاندی کی دمک ڈر اور خوف کچھ بھی نہ ہلا سکا دہلی پولیس کے اس سپاہی نے پورے ملک کی پولیس کو راہ دکھائی اور آج نینا ساہنی کو تندور کا ایندھن بنانے والے مجرم ثابت ہو گئے اور سزا بھی ہو گئی۔

اپنا ایک پڑوسی ملک ہے انڈونیشیا ستمبر ۲۰۰۲ء میں وہاں ایک اہم جزیرہ بالی میں دہشت گردوں نے قہر برپا یا بم دھماکوں میں ۲۰۰ سے زیادہ لوگ مارے گئے زخمیوں کی تعداد بھی بہت زیادہ رہی لیکن انڈونیشیا کے قانون نے جھٹ پٹ اپنا کام کیا انصاف کے ترازو نے دو ملزمان کو موت کی سزا سنا دی ہم نے محسوس کیا انصاف کا عمل جاندار ہے لیکن اپنے تو ایک تندور کانڈ نے ہی عدالتوں کے آٹھ سال لے لئے''۔ (ہند سماچار ۲۷ نومبر ۲۰۰۳ء)

طلباء کیلئے مفید معلومات

انٹرنیشنل بزنس میں ایڈوانس ڈپلومہ

ایکسپورٹ مینجمنٹ یا چین سے امپورٹ کا ڈپلومہ

قابلیت : ڈپلومہ کیلئے انٹرمیڈیٹ اور ایڈوانس ڈپلومہ کیلئے گریجویشن

داخلہ : داخلہ فارم اور پراسپیکٹس ادارہ سے نقد 280 روپے دیکر حاصل کریں یا ادارہ کے نام ڈیمانڈ ڈرافٹ بنوا کر بھیجیں۔ **آخری تاریخ** 12؍دسمبر 2003ء

ایڈریس : کیریئر جون E-344-گریٹر کیلاش-1 نئی دہلی 48

فون نمبر:26414341-51631488

پی.جی ڈپلومہ (ڈسٹینس ایجوکیشن)

☆-ٹیلی ویژن پروڈکشن ☆-کمیونیکیٹو انگلش ☆-اِنوائرنمنٹل ایجوکیشن

قابلیت : گریجویشن **داخلہ :** داخلہ فارم اور پراسپیکٹس کیلئے 200 روپے کا کراسڈ ڈیمانڈ ڈرافت فائنس آفیسر کے نام بھیجیں۔

آخری تاریخ : آخری تاریخ 24؍دسمبر 2003ء

ایڈریس : سیکشن آفیسر (ڈی-ای) یونیورسٹی آف حیدر آباد-سنٹرل یونیورسٹی پی-او حیدر آباد-46

مہاراشٹر کے شہر پربھانی کی مسجد میں دو بم پھینکے گئے

جمعہ کی نماز کے بعد تتر بتر ہو رہے ۸ نمازیوں سمیت ۳۵ زخمی

گزشتہ دنوں آج دوپہر لگ بھگ دو بجے مراٹھ واڑہ کے شہر پربھانی کی محمدیا مسجد میں کچھ نامعلوم افراد نے اس وقت دو بم پھینکے جب لوگ جمعہ کی نماز کے بعد گھروں کو جا رہے تھے۔ اس سے ۱۳۵ افراد زخمی ہو گئے حکام نے احتیاطی طور پر فوراً شہر میں کرفیو نافذ کر دیا۔ بم پھینکنے والے موٹر سائیکل پر سوار تھے جو فوراً افراد ہو گئے۔ یہ جانکاری ڈپٹی چیف منسٹر چھگن بھجبل نے دی اور کہا کہ دھماکوں کے کارن شہر میں تناؤ پھیل گیا جس کے مدنظر کرفیو نافذ کر دیا گیا ڈائریکٹر جنرل پولیس و دیگر پولیس ادھیکاری یہاں سے پربھانی چلے گئے ہیں۔ زخمیوں کو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے اور پورے صوبہ میں الرٹ کر دیا گیا ہے۔

ستارے کا ٹکڑا مطالعہ کیلئے کولکتہ بھیجا گیا

مظفر نگر اور دہرہ دون میں پچھلے دنوں گرے ستارے کے ٹکڑے کو مطالعہ کیلئے کولکتہ بھیج دیا گیا کافی دنوں سے یہ پنستارے کا ٹکڑا لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ارضیات محکمہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر پی سی نوانی نے بتایا کہ کولکتہ میں واقع ارضیات سائنس کے میوزیم کی لیبارٹری میں اس تارے کے ٹکڑے کا مطالعہ کیا جائے گا۔ لیبارٹری نے اس ستارے کے ٹکڑے کو جلد بھیجے جانے کی مانگ اس لئے کی تھی کہ کہیں اس کے حصے الگ ہو کر ٹوٹ نہ جائیں۔

ڈاکٹر نوانی کے مطابق گزشتہ ۲ نومبر کو شام پانچ بجے مظفر نگر ضلع کے قصولی گاؤں میں گرے اس ستارے کے ٹکڑے کا ابتدائی ٹیسٹ دہرہ دون میں کیا جا چکا ہے اور کولکتہ میں واقع لیبارٹری میں پیٹرو گرافی الیکٹران پروگ مائیکرو تجزیہ، کیمیکل تجزیہ وغیرہ اور ایکسری مطالعہ کیا جانا ہے۔ یہ ستارے کا ٹکڑا ایک کھیت میں گرا تھا اور اس کا وزن ۱۶،۸۲ کلو ہے۔

☆☆☆

بھارت افغانستان کے سکولی بچوں کو ۷۴۹۶ ٹن بسکٹ بھیجے گا

کابل ۲۰؍نومبر (یو این آئی) بھارت اگلے ماہ افغانستان کے سکولی بچوں کیلئے مزید ۷۴۹۶ ٹن ہائی پروٹین بسکٹس بھیجے گا۔ بھارت نومبر ۲۰۰۲ سے ۹۷۲۰۰۰ سکولی بچوں کو ۱۰۰ گرام بسکٹ فی کس روزانہ کے حساب سے فراہم کرنے میں افغان حکومت کی مدد کر رہا ہے۔ افغانستان میں بھارتی سفیر دویک کتجو نے گزشتہ روز یو این آئی کو بتایا کہ بسکٹوں کی دوسری کھیپ اگلے ماہ پہنچ جائے گی۔ جنگ سے تباہ حال افغانستان کو ۱۰ لاکھ ٹن گندم دینے کا بھی بھارت نے وعدہ کیا ہے۔ بھارت نے اس امداد کے کچھ حصہ کو پروٹین والے بسکٹوں میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ شری کتجو نے بتایا کہ ۹۵۲۶ ٹن بسکٹوں کی پہلی کھیپ جو کہ ۸۵۵۱۷ ٹن گندم کے مقابلہ میں تھی گذشتہ برس نومبر میں کابل پہنچائی گئی تھی۔ جبکہ دوسری کھیپ اگلے ماہ پہنچنی شروع ہو جائے گی۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday 2nd Dec 2003 Issue No. 48

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

دیوبندیوں کے مُجدِّدُالملّت اشرف علی تھانوی اُمّتِ محمدیہ میں نبوّت کے قائل

دیوبندی اپنے گریبان میں جھانکیں!

دیوبندیوں کے ''مجددالملّت اور حکیم الاُمّت'' اپنی کتاب ''نشر الطیّب فی ذکر النبی الحبیب'' میں حضرت انسؓ سے ایک طویل روایت درج کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے! ساتھ ہی کتاب کے ٹائیٹل پیج اور اصل عبارت کی فوٹو کاپی بھی غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ یہ کتاب ورلڈ اسلامک پبلیکیشنز دہلی نے شائع کی ہے۔ (ادارہ)

پانچویں روایت: حضرت انسؓ سے (ایک طویل حدیث میں) روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے (ایک بار اپنے کلام میں) فرمایا کہ بنی اسرائیل کو مطلع کردو کہ جو شخص مجھ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا منکر ہوگا تو میں اس کو دوزخ میں داخل کرونگا خواہ کوئی ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ احمد کون ہیں۔ ارشاد ہوا اے موسیٰ قسم ہے اپنے عزت وجلال کی مَیں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو اُن سے زیادہ میرے نزدیک مکرم ہو مَیں نے ان کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ آسمان و زمین اور شمس وقمر پیدا کرنے سے بیس لاکھ برس پہلے لکھا تھا قسم ہے اپنے عزت وجلال کی کہ جنت میری تمام مخلوق پر حرام ہے جب تک کہ محمد ﷺ اور ان کی امت اس میں داخل نہ ہو جائیں (پھر امت کے فضائل کے بعد یہ ہے کہ) موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب مجھ کو اس امت کا نبی بنا دیجئے ارشاد ہوا اس امت کا نبی اسی میں سے ہوگا عرض کیا کہ تو مجھ کو ان (محمد ﷺ) کی امت میں سے بنا دیجئے ارشاد ہوا کہ تم پہلے ہوگئے وہ پیچھے ہونگے البتہ تم کو اور ان کو دارالجلال (جنت) میں جمع کردوں گا روایت کیا اس کو حلیہ میں (کذافی الرحمۃ المہداۃ) مجموعہ ان روایات سے آپ کا افضل الخلق ہونا حق تعالیٰ کے ارشاد سے خود آپ کے ارشاد سے انبیاء وملائکہ علیہم السلام کے ارشاد سے صحابہ کے ارشاد سے صریحاً بھی اور امامت انبیاء وملائکہ وختم نبوت وخیریت امت وغیرہ سے استدلالاً بھی ثابت ہے اور اس فصل کے قبل کی دو فصلوں میں اور بالکل شروع کتاب کی دو فصلوں میں بھی متعدد روایتوں سے یہ امر کالتصریح ثابت ہے۔

بدر:- جب اس روایت کے مطابق دیوبندیوں کے ''مجدد'' اُمتِ محمدیہ میں نبوّت کے قائل ہیں اور اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سمجھ کر بیان کرتے ہیں تو پھر دیوبندی اور ان کی حلیف جماعتیں کیوں دن رات تحفظ ختم نبوّت کا ڈھونگ کرتی ہیں۔ ہمارا یہ سوال دیوبندیوں۔ احراریوں۔ جمعیۃ العلماء اور جماعتِ اسلامی کے ملاؤں سے ہے--؟!

☆☆☆

پانچویں روایت حضرت انسؓ سے (ایک طویل حدیث میں) روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے (ایک بار اپنے کلام میں) فرمایا کہ بنی اسرائیل کو مطلع کردو کہ جو شخص مجھ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہوگا تو میں اس کو دوزخ میں داخل کرونگا خواہ کوئی ہو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ احمد کون ہیں ارشاد ہوا اے موسیٰ قسم ہے اپنے عزت وجلال کی میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو اُن سے زیادہ میرے نزدیک مکرم ہو میں نے ان کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ آسمان وزمین اور شمس وقمر پیدا کرنے سے بیس لاکھ برس پہلے لکھا تھا قسم ہے اپنے عزت وجلال کی کہ جنت میری تمام مخلوق پر حرام ہے جب تک کہ محمدؐ اور ان کی امت اس میں داخل نہ ہو جاویں (پھر امت کے فضائل کے بعد یہ ہے کہ) موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب مجھ کو اس امت کا نبی بنا دیجئے ارشاد ہوا اس امت کا نبی اسی میں سے ہوگا عرض کیا کہ تو مجھ کو ان (محمدؐ) کی امت میں سے بنا دیجئے ارشاد ہوا کہ تم پہلے ہوئے وہ پیچھے ہونگے البتہ تم کو اور ان کو دارالجلال (جنت) میں جمع کردوں گا روایت کیا اس کو حلیہ میں (کذا فی الرحمۃ المہداۃ) مجموعہ ان روایات سے آپ کا افضل الخلق ہونا حق تعالیٰ کے ارشاد سے خود آپ کے ارشاد سے انبیاء وملائکہ علیہم السلام کے ارشاد سے صحابہ کے ارشاد سے صریحاً بھی اور امامت انبیاء وملائکہ وختم نبوت وخیریت امت وغیرہ سے استدلالاً بھی ثابت ہے اور اس فصل کے قبل کی دو فصلوں میں اور بالکل شروع کتاب کی دو فصلوں میں بھی متعدد روایتوں سے یہ امر کالتصریح ثابت ہے۔

صفحہ نمبر ۲۶۱ اور ۲۶۲

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

مولانا اشرف علی تھانوی

ورلڈ اسلامک پبلیکیشنز۔ دہلی